Digitized By eGangotri

افسانے، ڈرامہ

ابابیلوں کی واپسی

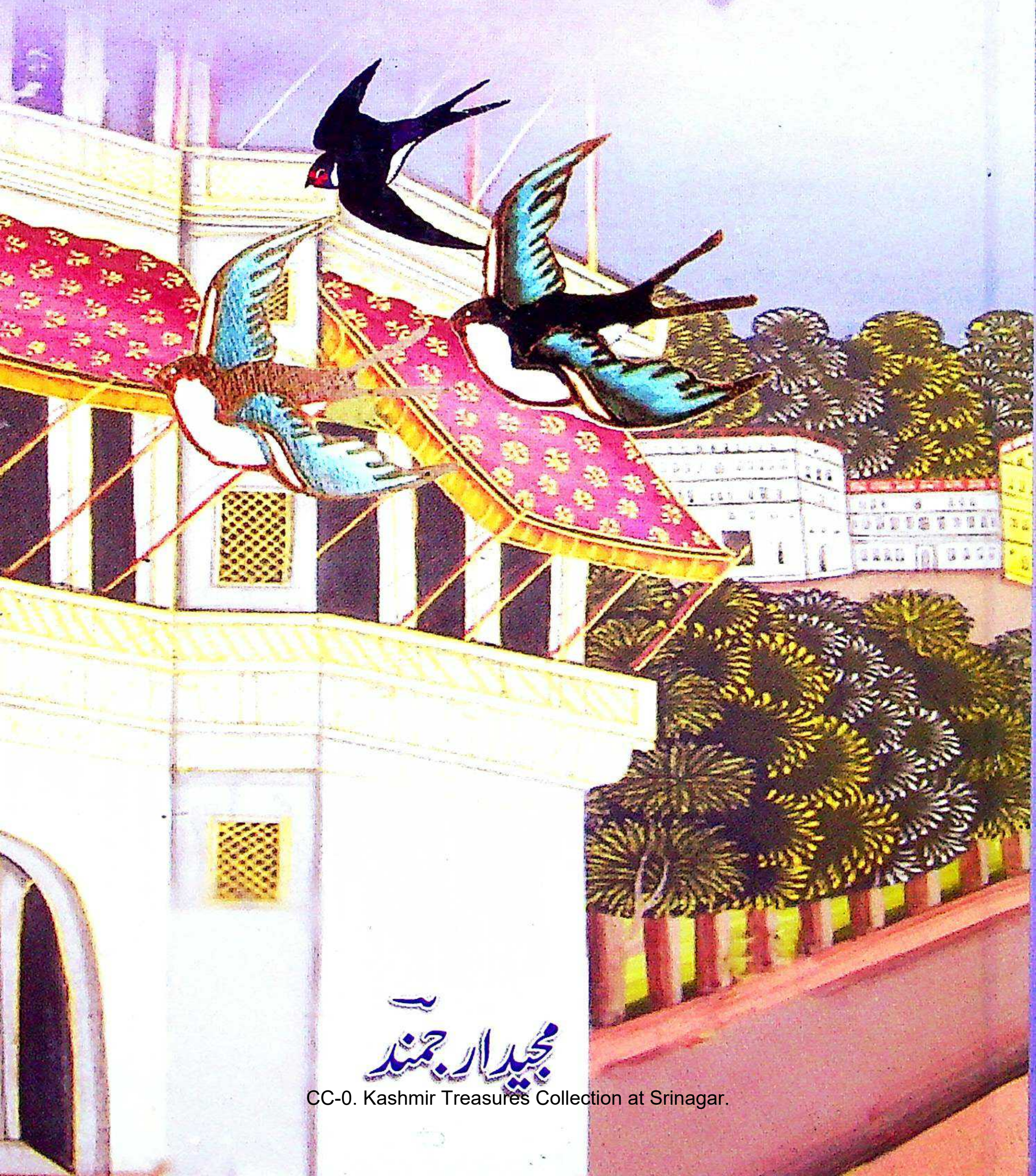

مجید ارجمند

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نیک دعاؤں اور خلوص کے ساتھ
جناب سلیم سالک کیلیے
مجید ارشد

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

افسانے ، ڈرامہ

ابابیلوں کی واپسی

مجید ارجمند

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

© جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : ابابیلوں کی واپسی

ناشر : مجیدار جمند

سال اشاعت : ۲۰۰۹ء

قیمت : 300روپے

تعداد : 1000

گھر کا پتہ: مجیدار جمند

190 / بچھوارہ ڈلگیٹ سرینگر کشمیر

فون: 2477346

موبائیل: 9697965760

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

انتساب

اپنی والدہ محترمہ کی نذر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مجیدار جمند شہر سرینگر کے علاقہ ڈلگیٹ کے ایک ایسے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں جو صحافیوں، افسانہ نگاروں اور ناول نگاروں سے مالا مال ہے۔ مجیدار جمند اُردو کے ساتھ ساتھ کشمیری میں بھی لکھتے ہیں۔ وہ ریڈیو اور ٹی وی کیلئے بھی ڈرامے اور کہانیاں لکھتے ہیں۔ اخبارات کے لئے کارٹون بھی بناتے ہیں۔ ''ابابیلوں کی واپسی'' مجیدار جمند کا پہلا افسانوی مجموعہ ہے۔

مجیدار جمند اپنے افسانوں میں مختلف سماجی اور اقتصادی مسائل کو اپنے انداز سے اُبھارتے ہیں۔ کشمیر کے قدرتی حسن اور سندرتا کی عکاسی کرنے کے ساتھ ساتھ کشمیر میں رہنے والوں کی حالت زار کی نوحہ خوانی بھی کرتے ہیں۔ مجیدار جمند کے افسانوں کی زبان رواں دواں ہے وہ اپنے افسانوں میں اُلجھاؤ پیدا کرنے سے کتراتے ہیں اور عام فہم زبان میں اپنی بات قارئین تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ زندگی سے وابستہ چھوٹے بڑے واقعات اور مسائل کو لے کر پلاٹ چنتے ہیں۔ اور پھر اپنے انداز سے کہانیوں کا روپ دیتے ہیں۔

مجیدار جمند اپنے آس پاس اور دور و نزدیک کے حالات، واقعات اور معاشرہ میں ہو رہی تبدیلیوں سے بخوبی آشنا ہیں۔۔۔۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ گذشتہ بیس برسوں میں کشمیر جس پُر آشوب دور سے گذر رہا ہے۔ اس کی جھلکیاں مجیدار جمند کے اکثر افسانوں میں ملتی ہیں۔

سرینگر۔ مارچ 2009 — نور شاہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تعارف

محمد زماں آزاردہ کے قلم سے

مجیدار جمند کی تحریریں مختلف اخباروں اور رسائل میں ہی لوگ پڑھتے رہے ہیں، مجیدار جمند کا تعلق سرینگر کے اس مردم خیز علاقے سے ہے۔۔۔جس نے مختلف شعبہ ہائے فکر میں نامور ہستیوں کو جنم دیا ہے۔ انتظامیہ ہو، یا تجارت یا ادب، کوہ سلیمان یا شنکرآچاریہ کے دامن میں آباد اس علاقے میں علی محمد لون، نور شاہ، صوفی غلام محمد، صوفی محی الدین، م م صدیق، شبنم قیوم، عمر مجید، مجود سیلانی، بشیر احمد بشیر، بشیر عارف، نعیمہ احمد مہجور، ایس ایم قمر، بشیر شاہ، صوفی غلام رسول کا نام ادب اور صحافت میں، ڈاکٹر نصیر احمد شاہ کا میڈسن میں، محمودہ احمد علی شاہ اور ساجدہ ضمیر احمد کا نام تعلیم و تدریس اور انتظامیہ میں، مصوری میں غیور حسن، گلوکار غلام حسن صوفی، چیف جان کا نام تجارت میں، عبدالصمد کوترو اور اقبال چاپری کا نام ہاؤس بوٹ\اونرس میں اور وائلڈ لائف پروٹیکشن کے سلسلے میں بھی عبدالصمد کوترو کی خدمات، محض چند ایسے نام ہیں جو زبان زد عام ہیں۔

مجیدار جمند اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور علاقائی اعتبار سے اس ادبی ورثے کے امین ہیں۔۔۔ یہ مختلف اخباروں، رسائل میں بھی لکھتے رہے ہیں، دوردرشن، ریڈیو کیلئے بھی ڈرامے وغیرہ تصنیف کرتے رہے ہیں۔۔۔۔۔مصوری

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں بھی انکا اپنا ایک مقام ہے۔اور آج یہ پہلا افسانوی مجموعہ ''ابابیلوں کی واپسی'' لے کر اس سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر اس میں شامل ہے۔اس مجموعہ میں ایک ڈرامہ دو بہوویں بھی شامل ہے۔ بہر حال اس میں شامل بارہ افسانوں کی بنا پر اِسے افسانوی مجموعہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

مجید ارجمند نے اپنے افسانوں میں کشمیر کی موجودہ سیاسی، سماجی اور اقتصادی کوائف کی طرف خوب اشارے کئے ہیں۔۔۔''ایک تھی صنوبر، پنشن کا بوجھ، گِدھ'' جیسی کہانیاں اس ضمن میں خاص طور پر پیش کی جاسکتی ہیں۔کبھی کبھی لگتا ہے کہ مجید ارجمند کہنا بہت چاہتے ہیں مگر کہتے کہتے زبان لڑکھڑا جاتی ہے۔۔۔اصل میں مجید ارجمند طبعاً شرمیلے ہیں اور یہ شرمیلا پن ان کہانیوں میں بھی ایک نہ ایک صورت میں آگیا ہے۔۔۔اُن کی زبان پر ممکن ہے کوئی اعتراض بھی ہو مگر ایک بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اُن کی مادری زبان کشمیری ہے اور کشمیری زبان میں اُن کے کالم برابر چھپتے رہے ہیں، اس کا اثر اُردو میں لکھتے وقت محسوس نہ کیا جانا غیر فطری ہوگا۔۔۔''اصل متاعِ مصنف کی زبان ہی نہیں بلکہ خیال ہے''

مجھے یقین ہے کہ مجید ارجمند کا یہ مجموعہ ادبی حلقوں میں مقبول ہوگا۔

محمد زمان آزردہ

سرینگر ۷رنومبر ۲۰۰۹ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ریاست جموں و کشمیر میں گذشتہ تین دہائیوں سے اُردو زبان وادب کو ترقی و ترجیح کے مواقع ملتے رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اُردو دوستوں اور قلمکاروں کی نگارشات سے ممکن ہوا ہے۔ اُردو مصنفین کی مقبولیت بڑھتی گئی۔ ان کے مختلف اصناف ادب پر کتابیں چھپتی رہیں۔ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک ذرائع نے اُردو کی مقبولیت کے لئے جو راستہ ہموار کیا۔ اس کے پس منظر میں کئی شعرا اور فکشن نگار سامنے آگئے اور نسل بعد نسل عاشقانِ اُردو سامنے آگئے۔ جدید تر نسل میں بھی کئی نو جوان شعر یا افسانہ کی جانب راغب ہوئے۔ اس نسل کے نمائندہ افسانہ نگاروں میں مجید ارجمند بھی شامل ہیں۔ خیالات و نظریات کی اُن کی یہاں کوئی کمی نہیں مگر لسانی عمل کے تحت افسانہ کس طرح لکھا جائے اس کی طرف مجید ارجمند کی سعی برقرار ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے فن پارے مجید ارجمند کے خلوص کے ترجمان ہیں۔ اُن کے یہ افسانے قوت مشاہدہ اور تخیل کے حامل ہے۔

سرینگر مئی 2009

پروفیسر حامدی کاشمیری

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

حرف آغاز

یہ حقیقت ہے کہ شاعری یا افسانہ نگاری انسان کی اخلاقی روحانیت کا ایک بیکراں سمندر ہے۔ اِس ضمن میں میرا افسانہ نگاری میں قدم جمانا مشکل تھا۔ لیکن لکھنے کے شوق میں خُدا کی مہربانی اور اپنے رفیقوں کی مدد سے میرا مقصد پورا ہو گیا۔ افسانوں کا مجموعہ ''ابابیلوں کی واپسی'' اس وقت آپکے ہاتھوں میں ہے۔ کافی عرصہ سے میری خواہش تھی کہ اپنے افسانوں کو کتابی صورت میں پیش کروں اپنے رفیق ساتھی جناب نور شاہ صاحب کی بدولت یہ سعادت نصیب ہوئی۔ بچپن سے مجھے کہانیاں لکھنے اور پڑھنے کا شوق تھا۔ یہ شوق برقرار رکھنے کیلئے جوانی کی دہلیز تک پہنچتے پہنچتے کشمیری ادب کا سہارا لینا پڑا اور کبھی کبھار کشمیری غزلیں بھی لکھنے لگا تھا۔ اپنی ایک عجیب سی عادت کی وجہ سے مستقلِ مزاجی سے کام نہیں لیا۔ کبھی ادب کے ساتھ میری وابستگی تو کبھی ہاتھوں میں بُرش لئے مصوری کا جنوں۔ مصوری کا جنوں اس وجہ سے بھی بڑھ گیا تھا کہ بچپن سے ہی تصویریں بنانے لگا تھا۔ اور آہستہ آہستہ میں نے مصوری میں مہارت حاصل کی اور پوسٹرس بھی بنانے لگا تھا۔ یہاں تک کہ کشمیری فلم ''مائنز رات'' اور کئی ہندی فلموں کے بینر بھی بنانے لگا تھا۔ کچھ وقت تک اگر چہ میں خاموش رہا لیکن رفتہ رفتہ پرانی یادیں ذہن میں پھر اُبھر آئیں اور لکھنے کا رجحان بڑھتا گیا۔ کشمیری ادب کے ساتھ ساتھ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اُردو ادب کو اس وجہ سے زیادہ ترجیح دی کہ دلی اور پنجاب سے شایع ہونے والے اخباروں اور رسائل میں افسانے چھپوانے کیلیئے کوشاں رہا۔ اور اِس قدر انہوں نے میری حوصلہ افزائی کی کہ اب کبھی میرا قلم رُکتا نہیں۔ اس طرح دوسرے اخباروں خاص طور پر یہاں کے مقامی اخبار ''کشمیر عظمیٰ'' نے میرے افسانے شایع کئے مدیر جناب جاوید آذر صاحب نے میری حوصلہ افزائی کی۔ افسانوں کا مجموعہ ''ابا بیلوں کی واپسی'' آپ کے سامنے ہے قبول کیجئے۔

سرینگر　　　　　　　　مجید ارجمند

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شمار نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱	جلتے پھول	11
۲	فیصلہ	16
۳	گِدھ	21
۴	ایک پیڑ انار کا	27
۵	ابابیلوں کی واپسی	34
۶	کھوکھلا چنار	39
۷	ڈسٹ بن	47
۸	ایک تھی صنوبر	58
۱۰	کوٹھی کے تنگ دروازے	63
۱۱	شومئی بخت	67
۱۲	سفید خون	72
۱۳	دو بہوئیں (ڈرامہ)	81

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جلتے پھول

کسی خدشے نے میرے شوہر ریاض کو خوف زدہ کیا تھا.....آج جانے کیوں ان کے سامنے نگاہیں اُٹھانے کی جراٴت نہ ہوئی.....وہ کانپتا ہوا زبان سے بات نکالنے کی کوشش کر رہا تھا.....میں خاموش تماشائی بنی بیٹھی تھی.....دُکھ تو ہم دونوں کے دِلوں میں تھا.....اگر چہ میں رات دِن اُلجھی اُلجھی سوچوں میں سُلگتی رہی.....سب کچھ فراموش کر آئی.....محض اس خاطر ایک ماں ہونے کے ناطے.....میں نے تو اپنی بچی رخسانہ کی خوشی کیلئے چمکتے دمکتے روشنیوں کے اُجالے بکھیر دیئے تھے.....ضرورت زندگی کی ہر شے موجود نہ ہوتے ہوئے بھی پریشانیوں اور فکروں کو پاس سے گذرنے نہیں دیتی تھی.....لیکن میں بہت تھک گئی تھی.....

''خدا کے دیئے ہوئے بہت سے ایسے فیصلے ہوتے ہیں جن کا انسان کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ پھر تم کس سوچ میں ڈوبے جا رہے ہو''.....میں انہیں سمجھا رہی تھی..... اسکا محویت ٹوٹ گیا.....لیکن دل اداسیوں کے اتھا سمندر میں ڈوب چکا تھا.....کسی وجہ سے اگرچہ ذہنی پریشانی اخبار پڑھنے سے دور ہو جاتی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہے......لیکن آج اخبار اس کے لئے قہر بن گیا تھا......ایک ایک لفظ سانپ کی طرح اسے ڈھستا جا رہا تھا......دل کو تسکین دینے کے لئے ڈھیروں سگریٹ پی چکے......دل ودماغ پر اخبار کی سرخیاں چھائی رہیں تھیں......''

''میری خاطر تم یہ اخبار پڑھنا چھوڑ دو''......میں بڑے آرزومندانہ لہجے میں بول پڑی......''

''ہاں! تم سچ کہتی ہو''......اس کے لہجے میں ٹوٹتی آواز میں مان تھا......

''شکریہ!''......میں نے پاس آکر مسکراتے ہوئے بولا......

''خوشیوں کو ٹھکرانا حماقت کے سوا کچھ نہیں''......میں دل پر پتھر رکھ کر بول پڑی۔

ریاض رفتہ رفتہ ان حادثات کے جھٹکے سے نکل کر زندگی کے معمولات سے وابستہ ہو گئے......اب وہ ایسے گھل مل گئے ساری پریشانی یکسر غائب ہو گئیں......ایک دم سے تبدیل ہونے والے روئے مجھے مطمئن کر دیا۔ اب اخبار کو کبھی اپنی زندگی سے وابستہ جوڑ کر پڑھنے لگتا تھا۔ تو کبھی پڑھنے سے منحرف ہو جاتا تھا......

میں دبی دبی زبان میں بیٹی رخسانہ کی شادی اپنی خواہش کا اظہار کرنے لگی......گرچہ میں ان کی گھبراہٹ پہچان چکی تھی......لیکن رخسانہ جوانی کی دہلیز پر نظریں جمائیں بیٹھی تھی......اب جبکہ وقت گذرتا گیا دل کا درد کہاں سے ابھرتا ہے اور کہاں ڈوب جاتا ہے کچھ پتہ نہ چلا۔ رُخسانہ کی اُبھرتی ہوئی جوانی پر ہمارے چہرے پر لرزتے اداسی کے سائے نظر آنے لگیں......کوئی اِسے عقاب کی طرح جھپٹ لیگا یا پھر ماں کی کوکھ سے جنم دینے والی خدا کے دیئے ہوئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نعمتوں میں ایک تحفہ ہوگا.....نفسیاتی طور پر پھر ایک بار وحشیت ہونے لگی.....''

''ابھی اُسے بی اے امتحان پاس کرنا ہے''.....انہوں نے جذباتی انداز میں کہا.....''

وقت اپنی مخصوص رفتار سے گذرنے لگا.....اس روز کئی دنوں کے بعد اخبار کی ایک خبر پر وہ نظریں جمائے بیٹھا تھا.....

''کوئی خاص خبر''.....میں وحشیت سے بول پڑی.....''

''نہیں تو''.....اخبار کو ہاتھوں میں لپیٹ کر بولا.....''

ایک نئی نویلی دلہن نے اپنے آپ کو شعلوں کی نذر کر دیا تھا اور اخبار میں یہ خبر پڑھ کر ریاض رو رہا تھا.....اس نئی نویلی دلہن سے ریاض کو کوئی رشتہ نہ تھا.....وہ تو اُسے جانتا تک بھی نہ تھا.....! اپنے آپ شعلوں کی نذر کر دینے کی وجہ''؟۔ میں نے ریاض سے پوچھا ''بس وہی جہیز کی بدعت.....''

میں نے سنا تھا کہ عورت کا دل مرد کے مقابلے میں کمزور اور نرم ہوتا ہے.....لیکن تمہارا دل تو اس کے برعکس ہے.....تم تو عورت سے بھی زیادہ بزدل ہو، یہ اخبار والے ایسی خبروں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں، تم خواہ مخواہ اپنا حوصلہ کھو رہے ہو''.....میں نے ریاض کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا.....

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ میں خود بھی اپنے آپ کو ان سرخیوں سے بچا نہ پائی..... مجھے اکثر ان سرخیوں میں اپنی بیٹی رخسانہ کے چہرے کا عکس نظر آتا تھا.....

کتنے آرزوؤں اور تمناؤں کے ساتھ یہ رشتے جوڑے جاتے ہیں.....لیکن

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اکثر یہ آرزوئیں اور تمنائیں بکھر جاتی ہیں، مر جاتی ہے، مٹ جاتی ہے۔ آخر کیوں...... کس لئے ان معصوم بچیوں کو کن گناہوں کی سزا مل جاتی ہیں...... یہ کلیاں پھول بننے سے پہلے ہی مرجھا کیوں جاتی ہے......" یہ کہتے ہوئے ریاض شاید اپنی بیٹی رخسانہ کے بارے میں سوچ رہا تھا...... "تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے ان سب باتوں کی ذمہ دار میں ہوں"

"میں نے یہ تو نہیں کہا۔ تم ایسا کیوں سوچ رہے ہو"۔ ریاض نے کہا......" "اس لئے کہ میں نے بھی بیٹی کو جنم دیا ہے...... ایک پھول میرے آنگن میں بھی کھل اُٹھا ہے...... اولاد کسی بھی جنس سے تعلق رکھتا ہو وہ صرف بس صرف اولاد کے نام سے جانا جاتا ہے...... نہ کہ لڑکی ہونے کے ناطے ٹوٹ جاتا ہے...... کائنات کا وجود در حقیقت ایک عورت سے ہیں...... عورت کی روح جو اونچائی کا راستہ دکھاتی ہے......

"رخسانہ ہماری اُمید ہے ہمارے لئے روشنی ہے"...... اور ہم دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی......!

• جب خاموشی ٹوٹ گئی...... گرچہ اخبار پڑھنے کا فیصلہ ترک کر چکے تھیں...... بہت عرصہ کے بعد ایک دن ہمارے دلوں میں اخبار پڑھنے کی چاہت پیدا ہوئی تھیں......

آج کے اخبار میں رخسانہ کا رزلٹ شائع ہوا تھا اور اس رزلٹ سے ہمارے گھر میں وہ روشنی آچکی تھی جس کا ہر ماں باپ کو انتظار ہوتا ہے۔

وقت کا پنچھی محو پرواز رہا، رخسانہ جوانی میں قدم رکھ چکی تھی...... اور شادی کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

مسئلہ پھر کھڑا ہو گیا تھا......!

ہمارے گھر میں نئے پرانے اخباروں کا ایک انبار تھا......رخسانہ کی شادی کی بات چھیڑنے سے پہلے میں نے ان اخبارات کو آگ کی شعلوں کی نذر کر دیا......۔ مجھے ان شعلوں میں کسی ان دیکھی دلہن کا عکس نظر آ رہا تھا......یہ عکس آہستہ آہستہ رخسانہ کی صورت میں تبدیل ہو گیا......یہ چہرہ دیکھ کر میں گھبرا گئی، ڈر گئی اور پھر منہ سے بے ساختہ ایک چیخ نکلی......

"کیا ہوا۔ ریاض گھبراتے ہوئے میرے قریب آیا"......طبعیت ٹھیک ہے نا"......

"ہاں......جانے کیوں اچانک میری نظروں کے سامنے اندھیرا چھا گیا......"میں نے لرزتے ہونٹوں سے جواب دیا......

"لیکن......"

"لیکن کیا"

"رخسانہ"

"رخسانہ......کیا ہوا......رخسانہ کو......کہو......تم خاموش کیوں ہو؟"

مجھے ان شعلوں میں جس دلہن کی صورت نظر آئی وہ ہماری رخسانہ کی صورت سے مختلف نہ تھی......کیا رخسانہ بھی شادی کے بعد کسی اخبار کی سرخی بن جائیگی......ریاض......مجھے جواب دو......"

اس بات کا شاید ریاض کے پاس کوئی جواب نہ تھا......

وہ خاموش رہا......!!

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

فیصلہ

اگر چہ دل میں اُٹھتی درد کی لہروں کو میں دبائے بیٹھی تھی لیکن تھرکتے ہونٹوں سے اپنے شوہر سے اولاد کی بھیک مانگ رہی تھی......ان کی چوکھٹ پر پتھر کے مجسمے کی مانند لخت جگر کی چیخ و پکار اب تک کانوں میں گونج رہی تھی......میں اپنی تقدیر کو کوس رہی تھی، جس نے میرا وجود داؤ پر لگا دیا تھا......شوہر نے اپنی زندگی سے بے دخل کر تو دیا تھا لیکن ممتا کی گود سے اولاد بھی چھین لیا تھا......میں بے یارو،۔دگار چیخ چیخ کر اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو ان کے آگے نچھاور کر رہی تھی......پس و ٹس سے مس نہیں ہو رہے تھے......اپنی چھاتی سے خون کا ایک ایک قطرہ نکال کر پانچ سال تک اس لخت جگر کی پرورش کی......آج میں ان کی جدائی کیسے برداشت کر سکتی تھی......میری لاچاری کا فائدہ اٹھا کر مجھے باہر کے دروازے تک کھینچ لایا......اندر میرا مُنّا بلک بلک کر رو رہا تھا......

"مجھے میرا منا چاہیے"......میں اضطرابی کیفیت سے بول پڑی......

"منا چاہیے تو عدالت کا دروازہ کھلا ہے"......اس کے لہجے میں برچھیاں تھیں......میں ششدر سی رہ گئی تھی......یہ جان کر قانون اندھا ہوتا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہے.....عدالت کا ترازو باپ کی اُمیدوں پر جھکتا ہے.....ماں صرف اوپر ہواؤں میں کھوجتی رہتی ہے......

''میں نے ان سے کبھی کوئی فرمائش نہیں کی، نہ کبھی اونچی آواز میں بات کی..... کبھی بُرے وقت میں ساتھ نہیں چھوڑا، پھر کس گناہ پر میرا دامن جھٹک کر چل دیئے''......

میرے لرزتے ہونٹ اگرچہ ذرا کھل تو گئے تھے پر انہوں نے میرے لئے دروازہ جھٹک کر بند کر دیا۔ ایسا لگا میرے دل کی دھڑکنوں کو دبوچ لیا۔ میں ایک دم بے حس و حرکت ہوگئی تھی......

غریبی اور لاچاری میں اگرچہ ہم دونوں نے کچھ سال اکٹھے گذارے تھے......لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ مجھے تذلیل کی نگاہ سے دیکھتے تھے.....گرچہ وہ مجھے دھمکاتے یا الجھتے تھے، میں بات بگڑنے سے پہلے اَن سنی کر دیتی تھی......کیا پتہ بے مروت وقت میری زندگی پر ایسا طمانچہ مارے گا کہ میں گر کر اٹھ نہ سکوں گی......

دراصل نئے رنگ اُن کے ذہن میں اُبھرنے لگے تھے......

جن رنگوں میں اب میں بے رنگ لگنے لگی تھی......ان کے نئے ارادے، نئے ولولے، نیا جوش اُبھرنے لگا تھا......ان کی زندگی کی ایسی کایا پلٹ ہوئی، بے فکری کی دولت ملتے ہی وہ اونچی اڑان بھرنے لگا تھا......

دن روشنیوں کے اُجالوں سے اندھیرے کی جانب بڑھ رہا تھا.....موسم بھی بھیگا بھیگا سا تھا.....سردی سے مرے جسم میں کپکپاہٹ محسوس ہو رہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تھی...... بمشکل اپنے آپ کو بغیر منزل کے قدم گھسیٹ چلنے لگیں...... دل خون کے آنسو رونے لگا تھا...... ایک اندھے کی طرح راستہ ٹٹولتے ٹٹولتے لوگوں کے ہجوم میں کھو گئی جہاں مجھے اپنے بیٹے منا کی چیخ وکار کانوں میں گونج رہی تھی......

گھر کی چوکھٹ پر آ کر میرا ذہن آنے والے خطرات کا پیغام دینے لگا تھا......

ہمارا ایک چھوٹا سا پریوار، گھر میں ماں باپ کے علاوہ میری اور دو چھوٹی بہنیں...... ایک بھی بھائی کی صورت نصیب نہیں تھی۔ پاپا اس وقت بت کی مانند خاموش ہماری ماں کے سامنے کھوئے کھوئے سے تھے۔ ماں زیر علاج تھی...... اب جبکہ جو چوٹ دل کے اندر لگی تھی، بہنوں کے سامنے نظر انداز کرنی پڑی تھی...... مصیبتوں کا پہاڑ جو آشیان پر پڑا ایک طویل سانس لے کر مطمئن رہنے کی کوشش کی تھی......

اوپر چھت پر آج اُن پرندوں سے ملنے گئی تھی...... جنہیں بچپن سے لے کر وداعی تک اُنہیں دانہ ڈال کر ان کے ساتھ کھیلتی تھی ہنستی تھی۔ میں اُن چڑیوں کوؤں، مینا سے پوچھنا چاہتی ہوں۔ کیا اس لئے یہ سزا ملی میں نے اُن کا ساتھ چھوڑا تھا۔

"لو کھاؤ جتنا جی چاہیے کھاؤ...... میں ایک ایک دانہ بکھیر دیتی ہوں"

میرے آنکھوں سے نہ تھمنے والے آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا...... میں بولتی رہی اور زور سے بولتی رہی...... وہ اُڑ کر چلے گئے تھے...... جیسے وہ میرا غم سہہ نہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سکے تھے......

اب تو میری زندگی ایک ایک پل منّا کے بغیر بے اطمینانی کے ساتھ گزرتا گیا...... پاپا اگر چہ میرے بہتے ہوئے آنسوؤں کو پونچھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن خود کے آنسوؤں کو روک نہ سکے تھے......

وقت یوں ہی گذرتا گیا......مُنّا کی صورت کئی سالوں تک نہیں دیکھ پائی...... جیسے وہ کوئی خواب تھا جو آنکھ کھلتے ہی ٹوٹ گیا......

اگر ابھی تک طلاق کا سامنہ نہ ہوا...... مگر میرے شوہر نے دوسری شادی کر ڈالی تھی......وقت کا پنچھی محو پرواز رہا......اونچی اڑان والا آہستہ آہستہ اپنی دوسری بیوی کے بوجھ تلے دب چکا تھا......

ساری ہستی ایک آن میں ختم ہوگئی......نئی دلہن اپنی چال چلتی رہی جیسے کسی باز نے اس کے جسم کو اپنے پنجوں میں جھپٹ لیا۔ میرے شوہر کو دولت کا بھرم ٹوٹ کر رہ گیا......

وہ ختم ہوگیا...... بے بس ہوگیا...... بے سہارا ہوگیا......

انہوں نے خود مجرمانہ ذہنیت کو جنم دیا تھا......جس کا خمیازہ اب بھگتنا پڑ رہا ہے......

اس کا سارا مان ٹوٹ گیا......ذلت کی زندگی سے وہ بہت تنگ آچکا تھا......وہ بھڑکتے شعلوں میں اپنا وجود جلا کر جینے کی ساری راہیں مسدود کر چکے تھے۔ مجھے اندازہ نہیں کہ اتنی جلدی ان کی حالت خراب ہوجائیگی۔

وہ شکستگی کے شکار ہوں گے......دل چونکہ میرا بھی جلا ہوا تھا......خود کتنی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پشیمان رہی تھی......ساری سوچیں مفلوج ہو گئیں تھی......

اب تو میری زندگی کا کانچ کے ٹکڑوں کی طرح بکھر چکی تھی......جنہیں جوڑنا اب ناممکن لگتا تھا......میں نے والدین اور بہنوں کی خاطر خود کو مان بڑھایا......

آج قدرت نے ایسا فیصلہ سنایا تھا......مَنا ممتا کے آنچل میں سما گیا......دل کے اُفق پر جیسے چاند جگمگا رہا تھا......

ہنستے، گاتے، مسکراتے پرندوں کے ساتھ اوپر چھت پر بیٹھ کر ہم گھل مل گئے تھے......وہ دانہ چن چن کر پَر پھیلا کر قدرت کے اس فیصلے پر جیسے خوش نظر آ رہے تھے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گِدھ

تھوڑی سی بوندا باندی ختم ہونے کے فوراً بعد بادلوں کی اوٹ سے سورج کی کرنیں کھیتوں پر جلوہ گر ہورہی تھیں......

کھیتوں کی ہریالی وشادابی......!

دلکش مناظر......!

چارسُو خوبصورتی ودلکشی......!

خوشبو......!

گوشہ تمکنت میں چڑھتے سورج اور چاند کی پرنور روشنی میں انسان ان لہلہاتے، جھلملاتے کھیتوں کا امین تھا......۔

سب کسان کام میں جٹ گئے تھے۔

آپس میں پانی بانٹ رہے تھے۔

جہاں جہاں نظریں اُٹھتی تھی......آنکھوں میں سچائی اور سادگی چمک رہی تھی۔جذبوں کی شدت ابھر رہی تھیں......!

فصلیں اُگ رہی تھیں......!

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پیڑوں پر طرح طرح کے پھل جھول رہے تھے......!

جیسے زندگی کا ہر پہلو خوشیوں اور شادمانیوں سے جھوم رہا تھا......!

اس رنگین ماحول میں جہاں زندگی رواں دواں تھی......مرد وزن کے قدم کھیتوں کی جانب کھینچے چلے جارہے تھے......سب پر کام کا جیسے جنون سوار تھا۔ ان فصلوں کی قدر و قیمت کا اندازہ ان کی محنت و مشقت کے نتیجے سے تھا......ان فصلوں کے بیچ میں کسان نغمے میٹھے سُر میں گنگنارہے تھے......کہیں پر عورتیں جوان سال لڑکیاں زور زور سے گانا گاتیں ہوئیں اپنی تھکن دور کر رہی تھیں۔

لمحہ بہ لمحہ شام کی رعنائیاں اُترنے لگیں تھیں......کچھ دیر بعد سب کھیتوں سے فارغ ہو کر اپنے اپنے بدن پر ملبوس کپڑے جھاڑ کر گھر کی راہ لینے لگے تھے......سب کے چہروں پر کسی فاتح کی سی چمک تھی۔

اگر چہ میں ابھی تک کھیت پر کام میں مصروف تھا۔

دور بیٹھی میری بیوی اور دو بیٹیاں گھر چلنے کے لئے ضد کر رہی تھیں۔ اپنی طرف سے میں بیٹیوں کے کام سے مطمئن تھا۔ دل میں اگر چہ ایک تسکین سی تھی لیکن ایک دم سے میں مضطرب سا ہو گیا تھا۔ جوان بیٹیوں کو ایسی حالت میں دیکھ کر پہلے بے ڈھنگی سی ہنسی پھوٹ پڑتی تھی، اس میں ان بیٹیوں کا اتنا قصور نہیں تھا جتنا ہماری کوتاہیوں کا......وہ تو ہماری مرضی سے کھیتوں میں جا کر ہمارا ہاتھ بٹاتی چلی آرہی تھیں......آج ان کی یہ حالت ہو گئی تھی جیسے گلاب کے پھولوں نے مٹی کا لبادہ اوڑھ لیا تھا......

کچھ دیر کے لئے میں بدحواس ہونے لگا تھا......جیسے آج ہی میری بیٹیاں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بچپن کی دہلیز پھلانگ کر جوان ہو گئیں تھیں......نہ جانے کیوں پاگل سی سوچیں ذہن میں اُبھرنے لگیں تھی......اس سے پہلے کہ میں ان کے بارے میں کچھ سوچوں میرے اردگرد بہت ساری بچیاں نازک تتلیوں کی طرح منڈلانے لگیں تھیں......اُن کے دبے دبے قہقہوں نے مجھے زندگی سے ہمکنار کر دیا تھا......میری ہونٹوں پر عارضی مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے ان بچیوں کے ساتھ گھل مل گیا تھا......اب تو جیسے بہکے ہوئے قدم بھی سنبھل سنبھل کران کے ہمراہ چل پڑے تھے......جیسے کوئی مقناطیسی کشش مجھے گھر کی طرف کھینچ رہی تھی......میں نے اپنی بیٹیوں کو لرزتے ہاتھوں سے تھاما، ان کو سینے سے لگا کر آنکھیں نم کرتے آنسوؤں کو دل میں ہی دفن کر دیا تھا...... مجھے ان کے ساتھ ہو رہی زیادتی کا احساس ہوا اور پشیمان ہو گیا تھا۔ بیوی کو اس اچنبھے میں ڈال کر تنہائی کی آڑ لی تھی......۔

آج پوری رات میں نے پریشانی میں گذاری......دل میں طرح طرح کے وہم اُتر رہے تھے۔ صبح ہوتے ہی پرسکون ماحول میں میں نے سب کے سامنے سختی سے منع کیا تھا کہ کوئی میرے بغیر کھیتوں پر کام پر نہ جائے۔

بیوی ششدر دیکھتی رہ گئی تھی......!

''کیا ہو گیا تمہیں''......وہ تملا کر بول پڑی تھی......

مجھے اندازہ تھا وہ مجھے اس طرح ٹوکے گی......حالانکہ میں نے کوئی بری بات نہیں کہی تھی......اگرچہ کچھ دیر کے لئے میری زبان کچھ کہنے سے قاصر رہی تھی لیکن فوراً ان کو سمجھا بجھا کر یہ خواہش ظاہر کر دی تھی کہ بیٹیاں ہنسی خوشی صرف

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پڑھائی پر دھیان دیں...... کیونکہ میں جانتا تھا بڑی والی پڑھائی کا زیادہ شوق رکھتی تھی۔ چھوٹی بیٹی تو ٹال مٹول سے کام لیتی تھی...... اس سے پہلے کہ میں کچھ اور کہہ ڈالوں۔ بیوی مجھ سے بہت ناراض ہوگئی تھی۔

''پتہ نہیں تم چڑ چڑے کیوں ہو رہے ہو؟ آخران پر بھی گھر کی کچھ ذمہ داری ہے''۔ وہ فراخدلی سے بولی۔

بیٹیوں نے مجھے سہارا دے کر یہ احساس دلانے کی کوشش کی کہ لڑکیاں ہر حال میں ہر کام میں کسی سے کم نہیں...... باتوں باتوں میں انہوں نے مجھے مائل کر دیا تھا۔

بہت سے ایسے فیصلے ہوتے ہیں جنہیں نہ چاہتے ہوئے بھی قبول کرنا پڑتا ہے۔ یہ جان کر میں بہت جلد ان حادثاتی لمحوں سے واپس لوٹ آیا تھا۔ اپنی بیٹیوں کی تابناک صورت کو دیکھ کر میرے دل کو ایک تسکین ہوگئی تھی اور مطمئن نظر آرہا تھا...... میرے دل کے اندر جو خدشات اُبھر رہے تھے ان کو میں نے اپنے ذہن سے نکال دیا تھا...... اس حقیقت سے انکار بھی نہیں کیا جاسکتا ہے کہ مردوں کی نسبت عورتوں پر زیادہ ذمہ داری اس لئے عائد ہوتی ہے کہ گھر گرہستی کا نظام چلانے اور عزیز واقارب سے تعلقات نبھانے کی وہ زبردست صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان میں صبر واستقامت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔

آج کھیتوں میں جا کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی تھی۔ چارسو ہرے بھرے کھیت لہرا رہے تھے...... سب مل کر لہلہاتی ہوئی فصلوں کی سینچائی کر رہے تھے...... کھیتوں کے اندر زیادہ تر مرد ہی کام میں مصروف تھے...... دراصل یہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

دو پہر کا وقت تھا...... عورتیں تو اس وقت گھر کے کام کاج اور کھانا وغیرہ تیار کرنے میں مصروف تھیں۔

کچھ ہی دیر بعد عورتیں، بچیاں قطار در قطار سر پر ٹوکریاں ہاتھوں میں برتن وغیرہ سنبھالے سانپ کی طرح بل کھاتی اپنے اپنے کھیتوں کی جانب بڑھ رہیں تھیں...... میری بیوی سر پر لدی ٹوکری اُتارنے کے لئے سہارا مانگنے کا اشارہ کر رہی تھی...... یہ جان کر بھی بہت خوش ہوا کہ میری دونوں بیٹیاں اسکول گئیں ہوئیں ہیں...... یوں بے فکری کا یہ احساس اچھا لگ رہا تھا۔

وقت کا پنچھی محو پرواز تھا...... شام گذرنے کے ساتھ ساتھ میں اپنے کمرے میں کھڑکی کے پٹ کھول کر خلا کو تک رہا تھا۔ اُودھی اُودھی بدلیاں آسمان پر منڈلا رہی تھیں۔ چاند ان بادلوں کی گرفت میں آچکا تھا۔ عجیب قسم کے پرندے پر پھیلائے آسمان کی وسعتوں میں جیسے ناچ رہے تھے۔ میں ان کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا تھا۔ حالانکہ میں ان پرندوں کی پہچان سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ اسی اثناء میں میری بیوی اور بیٹی کی چیخ و پکار میرے کانوں سے ٹکرائی...... میں جیسے سہم گیا...... میں بے جان ٹانگوں کا سہارا لے کر کمرے سے باہر نکلا...... چھوٹی بیٹی خون کے آنسو رو رہی تھی۔

میری بیوی نڈھال ہو گئی تھی...... میں نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی چھوٹی بیٹی میرے جسم سے لپٹ گئی تھی...... اپنے لرزتے ہوئے ہونٹوں سے اپنی بہن کے لاپتہ ہونے کی بات کر رہی تھی...... رات گئے تک وہ اسکول سے واپس نہیں لوٹی تھی...... پورے گاؤں میں اُدھم مچ گیا...... ہر طرف رونے، چلانے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کی آوازیں میرے جگر کے اندر تیر کی طرح پیوست ہو رہی تھیں......لیکن ہمت کر کے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

رات بھر بیٹی کی راہ تکتے تکتے آنکھیں پتھرا گئیں تھیں......سورج طلوع ہونے سے پہلے میں ادھر سے اُدھر لڑکھڑاتا، گرتا، سنبھلتا کھیتوں کی طرح جانکلا تھا......آنکھوں میں جیسے اندھیرا چھا گیا تھا......لہلہاتے کھیتوں سے جیسے آگ کے شعلے اُبل رہے تھے......فصلیں بربادی کا پیغام سنا رہی تھیں۔

اچانک مجھے اپنے جگر کے ٹکڑے پر نظر پڑی تھی۔ خون میں لت پت نیم عریاں جسم فصلوں کے بیچ میں موت کی آغوش میں جیسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مجھے انسانی گدھوں کے بارے میں اپنی لاچاری کی کہانی سنا رہی تھی!!!

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ایک پیڑ انار کا

ایک طوفان احمد کے دِل میں اُٹھ رہا تھا...... کمرے کے ایک کونے کا سہارا لئے حقے میں کش پہ کش لگاتا جا رہا تھا...... کچھ ہوش ہی نہیں تھا...... دھواں ایسا پھیلتا جا رہا تھا کہ سارا کمرہ دھویں کی لپیٹ میں آ گیا......

جب میں اُن کے کمرے کے اندر داخل ہوئی جہاں ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیلتا جا رہا تھا...... فوراً کھڑکی کے پٹ کھول دیئے...... گھبراہٹ میں میں نے درمیان کا راستہ طے کیا اور اس کے قریب آ گئی...... دھویں سے میری آنکھوں میں جلن اور آنسوؤں کے قطرے امنڈ نے لگے تھے...... ایسا لگتا تھا میرے شوہر احمد اپنا ہوش وحواس کھو چکا تھا...... پہلے وہ میری آہٹ سنتے پہچان جاتا تھا...... آج بُت کی مانند بنا بیٹھا تھا...... اب چونکہ دھواں تیزی کے ساتھ باہر کا رخ ہواؤں میں مدغم ہو رہا تھا...... ''لیکن وہ چلم پہ چلم لگائیں جا رہا تھا......''

''اب بس بھی کرو...... بہت حد ہو گئی کب تک اس طرح اپنے آپ کو کوستے رہو گے''...... میں تلملاتے ہوئے بولی......

احمد نے فوراً حقے سے ہاتھ کھینچ لیا...... کچھ دیر تک کمرے کا ماحول صاف

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ستھرا ہو گیا......

"ہاں کیا بول رہی تھی" ......وہ بڑے پیار سے بولے......

مگر اُن کی نظریں حقے پر جمی تھی......میرے غصے کو بھانپ چکا تھا......میں نے بھی اپنے غصے کو اندر ہی اندر پی لیا......اور فوراً اس کے سامنے سے ہٹ گئی......اس سے پہلے کہ وہ مجھے پاس بیٹھنے کے لئے کہتا لیکن جیسے اُن کی زبان حلق میں ہی اٹک گئی ہو......کچھ دیر تک اگر چہ میں نے اُن کو تسلی تشفی دیکر اس طوفان سے باہر نکالنے کی کوشش کی پر وہ اندر ہی اندر ٹوٹ رہا تھا......"

میری زندگی میں ایسا طوفان اُمنڈ رہا تھا کہ میں بے بس ہو کے رہ گئی تھی......

اپنے بچوں کی فکر سے بھی وہ دور ہوتا جا رہا تھا......اولاد اور ماں باپ کے درمیان جو رشتہ ہوتا ہے۔ وہ آئینہ دار ہوتا ہے۔ جس میں زندگی کی اصلی حقیقت سامنے نظر آتی ہے......بچے تو پھول جیسے ہوتے ہیں۔ انسان کا مستقبل بھی تو بچوں سے ہی وابستہ ہے......میں بار بار احمد کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی ان بے گناہ بچوں کو کیوں اپنے عتاب کا نشانہ بنا رہے ہو......ہم بے جان مجسمے نہیں گوشت پوست انسان ہے......

تنہائی کے عذاب اور فکروں نے اُسے ذہنی بیمار کر دیا تھا......میں بہت تھک چکی تھی......ایسی تکلیف زندگی میری برداشت سے باہر ہوتی جا رہی تھی......اب سسک سسک کر رونے کی عادت سی ہو گی......

یوں وقت کا پہیہ آگے بڑھتا گیا......میں چونکہ گرہستی میں مصروف ہو گئی......بچوں کی پرورش میں ان بدگمانیوں سے دُور رکھا......خود کو تسکین دینے

CC-0 Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

کے لئے لاپروائی چھوڑ کر اپنا اعتماد حاصل کر لیا......میں احمد کے روئے سے نالاں تھی جو رویہ انسان کو مار دیتا تھا......کیا خوشیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں تھا......جو بار بار مجھے اسے سمجھانے کی ضرورت پڑتی تھی......

اصل میں جب سے اس گھر میں بڑے، بوڑھے، رخصت ہو گئے تب سے اس گھر کو سانپ سونگھ گیا ہو......آپس کا پیار اس طرح بکھر گیا۔ جیسے آپس کا کوئی رشتہ ہی نہ تھا...... بھائی بھائی سے جُدا، باپ بیٹے سے، ماں اولاد کی خاطر بے بس اور لاچار دکھائی دیتی ہے۔ وقت نے کس قدر کروٹ بدل لی......جب دادا جی! اور دادی اماں کے سائے میں سب اکٹھے پل رہے تھے......۔

ایک ہی چھت کے نیچے تلے......ایک ہی آنگن میں......نہ کوئی دیوار نہ کوئی بندش......دو بھائیوں نے مل کر اس آنگن میں ایک انار کا پیڑ لگایا تھا......میں اب بھی وہ وقت بھول نہیں سکتی ہوں......جب انار کے پیڑ کو پھل لگ جاتے تھے......میرے شوہر احمد خوشی سے جھوم اٹھتا تھا......دادا جی اور دادی اماں کو انار کے دانوں کا جوس نکال کر اپنے ہاتھوں سے اُن کو پلاتے تھے......صبح سویرے جب احمد کی آنکھ کھلتی پہلے انار کے پیڑ کی طرف چہل قدمی اور گنگناتا تھا......دادی اماں خوشی سے پھولے نہیں سماتی تھی......

اصل میں احمد کو بچپن سے ایک انار پیڑ کی چاہت تھی......وہ بچپن اب بھی وہ بھول نہیں چکا تھا......دونوں بھائی دادا جی اور دادی اماں کے لئے انار خرید کرلاتے تھے......اس کے برعکس دادی اماں انہیں، اچھی اچھی کہانیاں بادشاہوں کے قصے، داستانیں سنایا کرتی جو وہ بڑے پیار سے سنتے تھے......

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سنتے سنتے دادی اماں کے گود میں ہی سو پڑتے تھے......

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اُنھوں نے اپنے ہی آنگن میں انار کا پیڑ لگا دیا......اور آج یہ پیڑ پورے آب تاب کے ساتھ شاخیں پھیلا ہوا کھڑا ہو گیا......اور شاخ در شاخ پھل دینے لگا تھا......

آج اگر چہ احمد پھل توڑ کے لاتا تھا......تو کل رشید ان پھلوں کو دادا جی! اور دادی اماں کے جھولی میں ڈال دیتے تھے...... جب کوئی طوفان اس پیڑ کو چھونے کی کوشش کرتا تھا......اُن کی شاخیں ایک دوسرے کا سہارا لے کر ہواؤں کا رُخ بدل دیتے تھے۔ پورا خاندان شاخوں کی طرح پھلوں اور پھولوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا......

احمد چونکہ اس کا بڑا بھائی تھا......رشید اس کے بغیر کوئی کام ہاتھ میں نہیں لیتا تھا......لیکن اچانک دونوں بھائیوں کے درمیان نفرت کی ایک ایسی دیوار کھڑی ہو گئی تھی کہ دونوں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن گئے تھے۔ جن سے احمد کا حوصلہ ہی ٹوٹ گیا تھا......اور اس بھابی کا رشتہ بھی دیکھتے دیکھتے رہ گیا تھا......بچوں میں آپس کا میل ملاپ ایسا ٹوٹ گیا جیسے کانچ کے شیشے کو کسی نے پتھر مار کر بکھیر دیا تھا......

اصل میں احمد اس بات سے بے خبر تھا......کہ زمانہ تیزی کے ساتھ بدل رہا تھا......اس کے وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ ایک بہت بڑا پریوار اس طرح بکھر جائیگا۔ جہاں آپس کا دُکھ سُکھ بانٹتے تھے......

اب وہ زمانہ گذر چکا تھا۔ گھر کے سبھی افراد میں اختلافات جیسے ذہن

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں ناسور بن کر رہ گئے تھے......ایک دوسرے کی تئیں ڈانواں ڈول بن کر رہ گئی تھی......نوبت یہاں تک پہنچ چکی بھائی کا رشتہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے خود گم ہوجاتے ہیں......

ان زخموں کی وجہ سے ہمارے دل میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا......جو نہایت ہی خطرناک اور تکلیف دہ زندگی سے کم نہ تھا......احمد کے وہم وگمان میں بھی یہ نہیں تھا کہ وقت اس طرح کروٹ بدل دیگا......اصل میں وقت کا کوئی قصور نہیں تھا......آدمیوں کے ذہن میں تبدیلی آئی کہ رشتے ناطے دور ہوتے چلے گئے تھے......

گرچہ احمد آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا مگر شکوے زبان پر خود بخود مچل رہے تھے......وہ میرے پیٹ کے پیچھے چھپاتے ہوئے انار کے پیڑ کی طرف مجھے اشارہ کر رہا تھا......یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا......اس کے پھل کب لگ جائینگے......جس کا اندازہ کرنا میں خود بھی نہیں جانتی تھی......باتوں باتوں میں وہ خاموش ہو گئے تھے اور درد سے کراہنے لگے تھے......سینے میں بہت جلن ہو رہی تھی......مجھے اندازہ تھا اس کی حالت روز بہ روز بگڑتی جارہی تھی......اور آنکھوں کی بینائی بھی متاثر ہو رہی تھی......میں بے ساختہ سی ہو گئی تھی۔ اسکا بھائی اب ہماری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا تھا......یہ جان کر بھی کہ احمد کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی......

زندگی کی ناامیدی کو میں نے اُمید میں بدل ڈالنے کی کوشش کی......ایک نئی شروعات سے گھر کا سارا بوجھ اپنے کاندھوں پر اُٹھانا چاہا......زندگی کی اس

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جدوجہد میں اپنے بچوں کو خوشیاں اور مسرتیں واپس لوٹنا چاہی تھیں۔ جن کے وہ طلب گار تھے......گھر کے اندھیروں کو روشنیوں میں جگمگانا چاہتی تھی......یہ جان کر شاید احمد اس تاریکی سے نکل کر روشنی کی طرف گامزن ہو جائیگا......لیکن مصیبت کا پہاڑ اس وقت میرے اوپر ٹوٹ پڑا جب ڈاکٹر سے پتہ چلا کہ احمد کو سل کی بیماری ہو گئی تھی......اس کے تھوک میں معمولی خون کے قطرے اُمنڈ رہے تھے......کھانسی روز کا معمول بن گئی تھی......ڈر اور خوف سے میں لرز اُٹھی تھی......جیسے طوفان کے اتھاسمندر میں ڈوبی جا رہی تھی......غم کا پہاڑ میرے اوپر ٹوٹ پڑ رہا تھا......

میں اپنے بچوں سے لپٹ کر رو رہی تھی......کہ کہیں احمد ہم سے بچھڑ نہ جائیں......مجھے اندازہ ہو گیا تھا موت کا سایہ ہمارے گھر پر منڈلا رہا ہے......لڑکھڑاتے قدموں کا سہارا لئے میں نے احمد کو ہسپتال میں بھرتی کروایا......دن رات احمد کی تیمارداری میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی......خدا خدا کر کے احمد تھوڑی بہت صحت یاب ہونے لگے تھے......کئی مہینوں کے ان متزلزل لمحات سے چھٹکارا پانے کے بعد اپنے کام میں جٹ گئے تھے......لیکن چہرے پر فکر کے آثار نمایاں تھے......بھائی کی ہٹ دھرمی روز بروز بڑھتی جا رہی تھی......خوشی خوشی سے آگر چہ جائیداد کا پوری طرح سے بٹوارہ ہو گیا تھا لیکن آنگن کے بیچوں بیچ میں ایک انار کا پیڑ روکاوٹ بن گیا تھا......

انار کے پھل بھرپور انداز میں پک چکے تھے......احمد گھور گھور کے ان اناروں کو دیکھ رہا تھا جیسے ان کے ساتھ زندگی کا واسطہ تھا......ان اناروں کا سرخ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رنگ جیسے احمد کے مردے چہرے پر نمایاں نظر آنے لگا تھا......آج وہ خفگی زندگی کو انار کے رس سے منانا چاہتا تھا لیکن اس انار کے پیڑ نے ایک نئی کہانی کو جنم دیا تھا......آج اس کا بھائی انار کے پیڑ کو کاٹنے میں بضد تھا......تا کہ وہ وہاں دیوار کھڑی کر سکے پھر کبھی لڑائی جھگڑے نہ ہوں......لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس پر کلہاڑی مارنا اور بڑے بھائی احمد کے تن پر مارنے کے برابر تھا......لیکن اُس کے ذہن میں جیسے بھوت سوار ہو گیا تھا......اس نے کلہاڑی اُٹھائی اور سیدھے انار کے پیڑ کو چیرتا گیا......اس وحشت ناک صورت سے سب سہم گئے......احمد کے منہ سے بے اختیار کراہ نکلی......اور دیکھتے دیکھتے احمد نے آخری سانس لی اس بے وفا دُنیا سے رخصت ہو گئے اور ہم بدنصیبی کی آنسوؤں کو بہا کر تنہا رہ گئے......۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ابابیلوں کی واپسی

غم کے سائے گرچہ ابھی تک ہمارے اوپر چھائے ہوئیں تھیں...... کچھ دنوں سے میرے شوہر انور کے متزلزل چہرے پر رونق سی اُبھر آئی تھی......اُن کی صحت نسبتاً بہتر ہوگئی تھی......وہ نہایت ہی بے تابی کے عالم میں کھڑکی کے سامنے آسمان کی وسعتوں کے جانب نظریں جمائیں بیٹھا تھا......

میری آہٹ کو پہنچانتے ہی مُڑ کر پرندے کی پرواز کا اشارہ کرنے لگا تھا...... "دیکھو! آمد بہار ہے، لالہ گُل، حُسن جمال...... ہر طرف دلفریب نظاروں میں پرندے درختوں کی شاخوں پر سرگوشیاں کر رہیں تھیں......سب مہاجر پرندے واپس اپنے اپنے ٹھکانوں پر آگئیں تھیں......شاید ہماری ابابیل واپس لوٹ کر نہیں آئینگیں" ......وہ ٹوٹے لہجے میں بول پڑا تھا......

میرے بہنے والے آنسو جیسے خوشی کے آنسو تھے...... اُن میں آرزو اور تمنائیں مچل رہی تھیں......لیکن ابھی تک اُس حادثہ سے باہر نہیں نکلی جو میرے لئے وحشت سے کم نہیں تھا......میں اپنے کوکھ میں پلنے والے بچے کی زندگی اُس

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

گھونسلے کی طرف التجا بھری نظروں میں دن رات تڑپتی رہی کانپتی رہی۔

مجھے بچپن سے ابابیلوں سے زیادہ لگاؤ تھا...... چونکہ وہ چند مہینے ہی میرے ساتھ گذارتے تھے...... لیکن ان کے ساتھ اتنا تھوڑا سا وقت میرے لئے زندگی کا ایک حصہ بن گیا تھا...... مجھے اُن کی چر چر آواز سے نیند بھی آتی تھی......اور انہی کی آواز سے نور کی صبح جھاگ جاتی تھی......۔

جب شادی کے دن اپنے گھر سے دلہن، وداعی ہو جاتی ہے...... ہنستے ہنستے ایک قیامت سی ٹوٹ پڑتی ہے......سب کے دل خون کے آنسو رونے لگتے ہیں......ایسی ایک رات تھی۔ جب میں بھی اپنوں سے بچھڑ گئی تھی......اپنا گھر چھوڑ کر دوسرے گھر کی پرواز کی......لیکن وہاں، نہ کوئی ابابیل تھی اور نہ کوئی اُن کا گھونسلا تھا......کھڑکیوں کے شیشے پٹ ہمیشہ بند رہتے تھے......اب جبکہ پرندوں کی آوازوں سے بھی محروم ہو چکی تھی...... یہاں تلخی حالات سے پرندوں کی محبت کرنے والوں کا کوئی وجود نہ تھا......

ایک شام بہانہ بنا کر میں نے اپنے کمرے کے کھڑکیوں کے شیشے پٹ کھول دئے شام کی رعنائیاں اُتری ہوئی تھیں......ہوا کے خنک جھونکے بکھیرتے ہوئے اندر داخل ہو رہے تھے......سب پرندے اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے تھے......کسی ابابیل کی شکل تک میرے آنکھوں کے سامنے نہیں گذری تھی......آہستہ آہستہ ہوا کا زور بڑھتا گیا تھا......لیکن کھڑکی کے سامنے گُم سُم بنی بیٹھی تھی۔ نہ جانے کس سوچ میں ڈوبی جا رہی تھی......اچانک انور کی آواز

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سنتے ہی میں چونک سی گئی تھی......

''اتنی تیز ہوا چل رہی ہے۔ کیا تمہیں ذرا بھی خیال نہیں ہے یہ شیشے کی کھڑکی ہے ٹوٹ جائیگی''......اس کے لہجے میں غرور اور گھمنڈ تھا......

''ابابیل کی آواز شاید کانوں میں گونجی تھی......اسلئے کھڑکی کی پٹ کھول دیئے''......میں نے آرزومندانہ لہجے میں اس کی طرفداری چاہی تھی......پر وہ ابابیل کا نام سنتے ہی غصے سے لال پیلے ہو گئے تھے......''میں نے محسوس کیا......انہیں ابابیل سے بہت نفرت ہے۔ اور یہ بات واضح طور بھی میرے سامنے آئی تھی......اُن کی نظروں میں کمرے کے اندر غلاظت پھیلا دینے والے پرندے یہی ہیں......

اس کی ان تلخ اور تند باتوں نے مجھے ضرور دُکھی کر دیا......میں اکثر اُن سے خفا خفا رہنے لگی تھی......زندگی سارے ناطے جیسے ٹوٹ چکے ہیں......مجھ پگلی کو کیا پتہ کسی کو پا کر کھونا بدنصیبی سے کم نہیں تھا......اس کو عمر حیات تک پشیمانیوں کی آگ میں جھلسنا پڑے گا......یہ سوچ کر میں نے اپنے غصے پر قابو پالیا تھا......

سب کچھ نظر انداز کر کے اپنے شوہر کے ساتھ متوجہ ہونا پڑا تھا......کیونکہ کوکھ میں پلنے والے بچے کی خاطر طبعت بوجھل تھی...... اس احساس میں کتنی کسک تھی کہ پیاسی نگاہوں کے سامنے ایک اُمید کی کرن پھوٹنے والی تھی۔

باہر صحن میں بیٹھے ہوئے میں نے ایک ابابیل کو آتے ہوئے دیکھا تھا......میں پاگلوں کی طرح اُچھل پڑی......قہقہے لگانے لگی تھی......ایک دم سی وہ غائب ہو گئی تھی......اور میں دیکھتے ہی دیکھتے رہ گئی......جیسے آسمان بھی اسے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نگل گیا ہو......

وقت تیزی کے ساتھ گذرتا گیا......میری طبعت روز بہ روز بگڑتی جارہی تھی......میرا پیٹ قدرے پھول گیا تھا......میری ساس نماز پڑھ کر خلوص دل سے میرے لئے دُعا مانگتی تھی......وہ ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے آنکھوں سے دور نہیں ہونے دیتی......یہاں تک کہ راتیں بھی اُسی کے سہارے کٹنے لگی تھی کیونکہ میرے شوہر انور کو اپنی کمپنی کی طرف سے مہارت حاصل کرنے کے لئے باہر جانا پڑا تھا۔

ایک دن میں نے ساس کو پاس بلا کر اشارے سے ابابیل کا گھونسلا اپنے کمرے میں دکھایا جو اس وقت دونوں ابابیل مل جُل کے بنا رہے تھے......میرا دل خون کے آنسو رونے لگا تھا......کیونکہ انور بہت جلد گھر واپس آنے والے تھے، اس خدشے نے مجھے خوف زدہ کر دیا تھا......لیکن ساس کی ندہ دلی اور خود داری کا یہ عالم تھا ہر چیز سے مطئن رہتی تھی

نہایت ہی بے تابی کے عالم میں اگر کچھ وقت یونہی گزارا جب تک ابابیلوں کے گھونسلے میں ننھے منے پیارے پیارے بچے نمودار ہو گئے تھے۔ میں اُن بچوں سے بہت پیار کرنے لگی تھی......جیسے وہ میرے ساتھ کھیلنے کے لئے مچل رہے تھے......ان کی وجہ سے مجھے اپنے بچے کی تمنا پیدا ہو گئی......دل کے اندر ایک دم اچانک ممتا کا اثر دھیرے دھیرے سارے بدن پر سرایت کرر ہا تھا......کچھ حد تک اگر چہ میں مطمئن سی ہو گئی تھی......لیکن بہت جلد وقت نے ایسی کروٹ بدل ڈالی تھی......ایک ایسا طوفان ہمارے سر پر منڈلاتا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آیا......جو وحشت سے کم نہیں تھا......رات کے اندھیرے میں انور نے اپنے ہاتھوں سے گھونسلا توڑ کر کھڑکی سے باہر پھینک دیا...... ننھے مُنے بچے تڑپ تڑپ کر سڑک پر مر گئے...... میں لرز اُٹھی جب ابابیلوں کو شور مچاتے دیکھا......اُن ننھے منے بچوں کا موت کی گھگی سے میں تلملا اُٹھی......جیسے پورے کائنات پر ایک قہر سا بپا ہو گیا تھا......زبان یک لخت بند ہو گئی......صبح تک بیہوشی کے عالم میں ایسی ہیبت ناک رات گذری......زندگی کا ہر لمحہ قیامت کی گھڑی سے کم نہیں تھا......

آہستہ آہستہ میں اعتدال پر آنے کی کوشش کر رہی تھی......لیکن انور کی بینائی متاثر ہو گئی تھی......اُسے احساس ہو گیا تھا۔لیکن زندگی کے بوجھ تلے دب چکا تھا......میرے دل پر ایسا اثر کر گیا کہ آنے والے بچے کا غم کھایا جا رہا تھا۔کہ کہیں یہ طوفان کا پہاڑ ہمارے آنگن میں کھلنے والے پھول پر نہ پڑے۔

آج اچانک میں درد سے کراہنے لگی......اور فوراً ہسپتال میں بھرتی ہونا پڑا......انور نے لرزتے ہوئے آنسوؤں کے سہارے مجھے رخصت کیا تھا......کچھ ہی دنوں کے بعد اپنے پھول سے بچے کو جنم دینے کے بعد میں ہسپتال سے واپس گھر آ گئی......کمرے کے اندر قدم رکھتے ہی دیکھا......ابابیل کی جوڑی کھڑکی کے پٹ پر میرا انتظار کر رہے تھے......میرے ہونٹوں پر ایک فاتح سی مسکراہٹ دیکھ کر انور کے بہتے آنسو تھم نہ سکیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کھوکھلا چنار

آج موسم کچھ بدلا بدلا سا دکھائی دے رہا تھا......فضا میں ایک تناؤ تھا......سورج چپکے سے اُفق کی آغوش میں سما رہا تھا......میں اس حسین اور دلفریب شام کو کینواس پر اتارنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا......آسمان کی وسعتوں سے کالے بادل اُمنڈ رہے تھے......دیکھتے دیکھتے سارا عالم بھیانک سائے میں ڈھل گیا......آن کی آن بارش کا طوفان بپا ہوگیا......میں نے ایزل اور پینٹنگ سمیٹ لی اور بہت تیزی سے راہ فرار اختیار کی......بارش کا زور اتنا تیز تھا۔سامنے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا......اپنی اس پینٹنگ کو سینے سے لگالیا تھا۔ ایزل کندھوں کے سہارے قدموں کا صحیح راستہ لیتا ہوا آگے بڑھتا گیا......اس طوفانی بارش میں اگرچہ کچھ فاصلہ ہی طے کرچکا تھا۔آگے بڑھنے کی ہمت ٹوٹ چکی تھی......گرجتے بادلوں سے جیسے کان پھٹے جارہے تھے......میں بے بس اور بے سہارا یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا تھا کہ اس پینٹنگ اور ایزل کو پھینک کر خود کو اس طوفان سے نجات حاصل کرلوں......لیکن اس پینٹنگ کو دیکھ کر ایک احساس ہورہا تھا جیسے یہ میرے جسم کا ایک انگ ہے۔جِسے میں پھینکنا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چاہتا ہوں۔ رنگوں کے بدلے جیسے میں نے اس پینٹنگ کو اپنے خون جگر سے بنا لیا تھا...... گرتے سنبھلتے میں نے ایک بہت بڑے چنار کی آڑ لی...... اور اسی کے سہارے بیٹھ گیا تھا...... ایزال اور پینٹنگ کو ایک طرف رکھ کر بارش سے بھیگے جسم کو دونوں بازوں کے سہارے سمیٹ لیا۔ اگر چہ بارش کا طوفان ابھی تھما نہیں تھا...... لیکن چنار کے پتوں نے اس سیلاب کو اپنے اندر جذب کر لیا تھا۔ جسے مجھے تھوڑی سی راحت محسوس ہوئی...... لیکن یہ راحت ایک اور الجھن میں تحلیل ہو گئی...... اچانک میرے کانوں میں درد بھری چیخیں گونجنے لگی تھیں...... شاید کوئی معصوم بچی چیخ چیخ کر رو رہی تھی...... میں کانپتا ہوا اُٹھ کھڑا ہو گیا تھا...... اور چنار کے ادھر اُدھر جھانکنے لگا...... میرے لڑکھڑاتے قدم اس آواز کی طرف بڑھنے لگے تھے...... چونکہ چنار کا تنا زیادہ پھیلا ہوا تھا۔ تیز بارش کی وجہ سے قدم رُک رُک کر چلنے لگے تھے...... دیکھا تو یہ چنار دوسری طرف بالکل کھوکھلا تھا...... پھٹے پُرانے بستر ے پر پڑی ہوئی معصوم بچی بلک بلک کر رو رہی تھی...... یہ دیکھ کر میں حیرت سے کانپ اُٹھا...... بغیر سوچے سمجھے میں اندر داخل ہو گیا تھا۔ جیسے چھوٹے سے کمرے میں ایک دیا مدھم سی روشنی میں جلتا ہوا دیا پڑا تھا...... چھوٹے موٹے برتن بکھرے ہوئے تھے...... یہ بچی سردی سے بہت کانپ رہی تھی...... شاید بھوک بھی لگی ہوگی...... اس کا ماں باپ کون ہو سکتا ہے۔ کتنے بے رحم ہونگے وہ جو اتنی سی معصوم بچی کو اکیلا چھوڑ کر چلے گئے...... کیا اس کی کوئی ماں ہے بھی کہ نہیں...... کہیں اسے مرنے کیلئے نہیں چھوڑ دیا گیا ہو...... میں کیا کروں...... مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا...... مجھے یہاں سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چلے جانا چاہیے تھا۔......لیکن یہ بچی میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہی تھی......اس کی حالت بہت زیادہ خراب ہو رہی تھی۔ یہ زیادہ دیر تک شاید زندہ نہیں رہے گی...... میں عجیب الجھن میں جکڑ گیا، ہوش و حواس کھو بیٹھا تھا......ذہن میں بھیانک خیالات اُبھرنے لگے تھے......میں اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا سہارا دینا چاہا......وہ اور زور سے رونے لگی تھی......میں اسے دِلاسا دینے کے لئے اور قریب آ گیا تھا کہ ایک جوان سال عورت دوڑتی ہوئی کانپتی ہوئی زور زور سے چلا رہی تھی......مُنی......مُنی

جونہی وہ چنار کے کھوکھلے کے اندر داخل ہو گئی مجھے دیکھ کر خاموش ہو گئی تھی......اور بچی کو گود میں اُٹھا لیا......اس عجیب سی کیفیت کو میں تک رہا تھا......بچی کی چیخیں آہستہ آہستہ ہچکیوں میں تبدیل ہو چکی تھیں......اس کی ماں نے میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور چین کی سانس لی......ماں اور بچی سردی سے بہت زیادہ کانپ رہیں تھیں......منی کی حالت بھی بگڑ رہی تھی......ماں نے اسے آنچل میں چھپانے کی کوشش کی لیکن یہ آنچل زیادہ بھیگا ہوا تھا......میں نے دیکھا کہ گھبراہٹ میں اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا تھا......آنکھوں سے آنسوؤں کے بے شمار قطرے بے اختیار چھلکنے لگے تھے......وہ بے بسی کی تصویر بنی بیٹھی......کچھ ہمت کر کے میری زبان کھل گئی......" آج تک ایسی کوئی ماں نہیں دیکھی جو اتنی معصوم بچی کو اکیلا چھوڑ کر چلی گئی ہو"......میں اسے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا......لیکن وہ پھر بھی خاموش رہی......اور میری طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھ رہی تھی......وہ سسک سسک کر رونے لگی......اس کی پھٹی پھٹی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آنکھیں میری طرف التجا کر رہی تھیں......شاید میرے اوپر بھروسہ ہو گیا تھا......لیکن اس طوفانی بارش نے پہلی بار میرے جذبے کو متزلزل کر دیا تھا......میرے دل میں ہمدردی اُمڈ رہی تھی......اس کھوکھلے چنار کے اندر میں کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا......مشکل سے ایک کونے سے کمبل پر نظر پڑی......جب دیکھا تو یہ کمبل بالکل پھٹا پڑا تھا......مُنی کی ماں نظر جھکا کر شرمسار ہو رہی تھی۔ میں نے اس کی تڑپ کو بھانپ لیا......کانپتے ہوئے ہونٹوں سے وہ کچھ بولنا چاہتی تھی......لیکن زبان کو جیسے تالے لگ گئے تھے......میں نے پھٹے پرانے کپڑوں سے ان کو ڈھک لیا تھا......لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا......اس وقت وہ کتنی بے بس دکھائی دے رہی تھی......میں نے اپنے ضمیر کو جھنجھوڑا اور جلدی سے باہر نکل کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تھا......اس جھنجھلاہٹ میں اچانک میری نگاہیں ایزل اور پینٹنگ پر پڑی......مجھے یوں لگا میرے مفلوج ذہن میں ایک اُمید کی کرن نظر آئی اور بے اختیار ایزل اور پینٹنگ توڑ ڈالی اور جلا کر راکھ کر دیا......گر چہ مُنی کی ماں یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ اُس کے منہ سے آہ نکلی......لیکن کچھ کہنے سے قاصر تھی......کیونکہ وہ سردی سے تھر تھر کانپ رہی تھی......مُنی کی حالت بھی زیادہ خراب ہو رہی تھی......یہ دیکھ کر حیران ہو گئی تھی لیکن چہرے پر ایک اُمید کی چمک اُٹھی تھی......آہستہ آہستہ بارش تھم رہی تھی......شام کا اندھیرا پھیلتا جا رہا تھا......کچھ دیر مُنی اور اس کی ماں اعتدال پر آ گئی تھی......جیسے ان کے مردے جسم میں جان پڑ گئی تھی......ماں اپنے دوپٹے کے پلو سے بار بار آنسوؤں کو پونچھتی تھی۔ لیکن مجھ سے کچھ بولنے سے ہچکچا رہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تھی......اُن کی لاچار نظریں......اُن کا تڑپنا، سسکنا اب بھی مجھے وحشت ہوتی تھی......گرچہ آگ کے شعلوں میں میرے ابھرے والے جذبات بھی جل گئے تھے۔ وہ پینٹنگ اپنے خون جگر سے رنگ بھر دیئے تھے۔ حقیقت میں ان شعلوں نے میری شخصیت کو اور جلا بخشی۔ جس کی روشنی میں انسان اپنے آپ کو پہچان سکتا ہے......مُنی کے ہونٹوں پر ایک معمولی سی مسکراہٹ میرے دل کے اندر خوشی کا پیغام سنا رہی تھی......جسے میں نے موت کی آغوش سے نکال کر ایک نئی زندگی کی راہ پر گامزن کیا تھا......اب جب کہ میں جانے کی تیاری کرنے لگا تھا......"کیا میں کسی فرشتے کو یہاں دیکھ رہی ہوں" وہ میری طرف آنکھیں جما کر بول پڑی تھی......"شکر کرو تم نے تو زبان کھول دی۔ میں سمجھتا تھا کہیں تم گونگی تو نہیں ہو"......میں نے اس کی طرف مخاطب ہو کر کہا......اس کے ہونٹوں پر عارضی مسکراہٹ پھیل گئی تھی......اس مسکراہٹ میں میرے اندر کے جذبے اُبھر آئے......اور جسم کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی......"میں ایک کلاکار ہوں......ایک انسان ہوں......کوئی فرشتہ نہیں......انسانیت کے نام پر جو کام کرنا تھا۔ وہ میرا فرض تھا......فرض سے بڑھ کر دُنیا میں اور کوئی چیز باقی نہیں ہوتی"......میں اس کے سامنے اپنے جذبے کا اظہار کر رہا تھا......"میں نے آج تک کلاکار کو بناتے دیکھا تھا......آج زندگی میں پہلی بار ایک کلاکار کو اپنی کلا کو جلاتے ہوئے دیکھا"......وہ جذباتی انداز میں بول پڑی تھی......

رات بڑھتی جا رہی ہے......اب مجھے یہاں سے چلے جانا ہی ٹھیک ہے۔ میں فوراً کھوکھلے چنار سے باہر نکل آیا تھا......گرچہ میری نگاہیں کسی کی تلاش

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

میں تھیں۔ میں آگے ہی آگے بڑھتا گیا...... کچھ فاصلہ طے کر کے پیچھے کی جانب مڑ کر دیکھا وہ میری جدائی کا دُکھ اپنے سینے میں سمیٹے مجھے دیکھ رہی تھی...... میں اپنی نگاہوں میں بسی ہوئی زندگی کو دیکھ رہا تھا۔ بہت دور تک وہ نظر جمائیں ہوئی دیکھ رہی تھی...... شاید وہ یہ سوچ رہی تھی کہ یہ جدائی تو بس ہمیشہ کے لئے ہوگی...... میرے دل میں بھی ایسے ہی خیالات اُبھر رہے تھے...... پھر کبھی کوئی ان سے ملاقات ہو بھی سکتی کہ نہیں...... میں اپنی زندگی آگ کے شعلوں میں پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ زندگی کی اس آگ میں پوری رات جلتا رہا...... سوچتا رہا...... کئی راتیں اسی طرح گذر گئیں...... ان حادثاتی لمحوں کو میں نے کبھی نظر انداز نہیں کیا تھا...... بلکہ اس کھوکھلے چنار کی حقیقت کو اپنے کینواس پر اتارنا چاہا تھا...... اسی کوشش میں آخر ایک دن کھوکھلے چنار کی اصلی صورت میرے کینواس پر اُبھر آئی...... جذبات سے بھری ہوئی تصویر اچھے داموں میں فروخت ہوگئی تھی...... اور میری قسمت بھی اتنی مہربان ہوگئی تھی کہ مجھے ٹریننگ کے لئے منتخب کیا گیا

اگلی صبح یہ خوشخبری سنانے کے لئے میں اُن کے پاس چلا گیا تھا...... دو چار اینٹوں سے بنے ہوئے چولہے کو مُنی کی ماں زور زور سے پھونک رہی تھی...... لیکن چولہا جلنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا...... اصل میں جو لکڑی وہ جلا رہی تھی۔ وہ کافی گیلی تھی...... اس وجہ سے اندر کا سارا ماحول بگڑ چکا تھا...... میں نے اپنے بیگ سے لنسدِ آئیل کی شششی نکال کر فوراً چولہے میں ڈال دی۔ دیکھتے دیکھتے چولہے میں آگ کے شعلے بلند ہوئے چاروں طرف روشنی پھیل گئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تھی......اس کے مغموم چہرے پر رونق سی آ گئی تھی......کچھ دیر تک وہ خاموش رہی......میرے مسکراتے چہرے کو تک رہی تھی...... ''زندگی کی حرارت کو بیدار کرنے کے لئے آخر ایسا کرنا ہی پڑا تھا''......میں نے اپنے جذبات اس کے آگے نچھاور کئے......وہ پھر بھی خاموش رہی......مُنی کے ابا کہاں ہے......ایک اور سوال کا میں منتظر رہا...... ''ہسپتال میں کئی دنوں سے بیمار پڑے ہیں''۔ آخر خاموشی کو توڑ کر وہ بول پڑی...... ''زیادہ بیمار تو نہیں ہے''......میں فوراً بول پڑا تھا...... ''انہیں سِل کی بیماری ہے''......وہ ہچکچاتے ہوئے کہنے لگی تھی......

منی آج اس طرح مجھے دیکھ رہی تھی جیسے اس کا کوئی اپنا بچھڑ گیا تھا......میں نے جیب سے کچھ چاکلیٹ نکالے اور کچھ روپے بھی جو مجھے چنار کی پینٹنگ کے عوض ملے تھے......مُنی کے ہاتھ میں تھما دئے پہلے تو اس نے لینے سے انکار کردیا......لیکن بہت جلدی میرے کہنے پر اپنا سمجھ کر لے لیا......وہ انتہائی خوش ہو گئی تھی...... ''یہ روز آپ کا پوچھتی تھی''، منی کی ماں میری طرح مخاطب ہو کر کہہ رہی تھی۔

اب شاید بہت دنوں تک آپ لوگوں کے ساتھ ملاقات نہیں ہوسکتی کیونکہ میں ٹریننگ کے لئے بہت دور جا رہا ہوں......وہ بہت سہم گئے......مُنی کی ماں بالکل مغموم سی ہوگئی تھی......جیسے کوئی اپنا بچھڑ رہا ہو......لیکن کچھ کہنے سے قاصر تھی......

ایک اجنبی جو رشتہ داری جیسے چھوڑ کے جا رہا تھا......اس وقت ان کے دل میں یہ لمحہ جیسے طوفان بن کر امڈ آیا تھا......کچھ کہنے سے پہلے زبان جیسے حلق میں ہی دب کے رہ گئی تھی......میں خود کو سنبھالتا ہوا وہاں سے نکل پڑا تھا۔

اسی طرح مہینے سال گذر گئے۔ ٹریننگ مکمل ہوگئی تھی......سب کچھ بھول کر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں انہیں نہیں بھولا تھا......گھر پہنچتے ہی مُنی کی یاد آ گئی تھی......آج رات انتظار کرتے کرتے ہی کٹ گئی تھی۔ صبح بڑے اطمینان کے ساتھ چنار کا فاصلہ طے کیا......وہاں پہنچتے ہی موسیقی کی پُرکشش آواز میرے کانوں میں گونجی......دیکھتا ہوں مُنی مترنم آواز میں گا رہی تھی۔ چنار کے اندر اور باہر رونق کا سماں تھا......مجھے دیکھ کر شاید منی پہنچان گئی تھی......وہ خاموش ہو گئی......مُنی کی ماں کے آنکھوں سے خوشی کی آنسو پھوٹنے لگے تھے۔ میں نے بڑے اطمینان کی سانس لی......اور اس کھوکھلے چنار کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ کھوکھلا چنار جس کے ادھورے جسم میں ہزاروں اُمیدیں چھپی ہوئی ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ڈسٹ بن

کالج کے احاطے میں لڑکیوں کا شور وغُل، اُچھل کود، ہنسی مذاق، ناز نخرے، کہیں کہیں دو دو چار چار لڑکیوں کا گروپ آپسی باتوں میں مصروف کوئی تنہا کتاب کا سہارا لئے چپ چاپ پڑھنے میں مگن...... کوئی گنگناتے پھولوں کی کیاریوں سے کھیلنے میں مست...... کچھ چنچل لڑکیاں پھولوں کو توڑ کر باغ کے چاروں اور بکھیرنے میں مصروف۔ اس باغ کا مالی ایک ایک کے پاس جا کر ان کو سمجھانے کی کوشش بھی کرتا رہا اور کبھی کبھی رعب بھی جماتا تھا...... لیکن مالی کی باتوں سے کسی پر اثر نہیں ہو رہا تھا...... مجھے اس مالی کی بے بس صورت پر رحم بھی آتا تھا اور ہنسی بھی آتی تھی۔ اصل میں مالی کی تکلیف کو کوئی سمجھ نہیں سکتا تھا...... تھکن سے اسکا بُرا حال ہو رہا تھا...... ایسا لگتا تھا خود غرضی نے ہماری آنکھیں بند کر دی ہیں...... ورنہ میرا دھیان اس سے زیادہ اپنی سہیلی جمیلہ کو ڈھونڈنے میں مرکوز تھا...... میں نے بے چینی سے اپنا دھیان الگ کیا اور نگاہیں بے اختیار ڈھونڈنے میں مصروف ہو گئیں...... جب جمیلہ پر نظر پڑی جو باغ کے ایک کونے میں درخت کی آڑ میں کھوئی کچھ سوچ رہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

تھی...... میں فوراً اس کے پاس پہنچ گئی...... میرے قدموں کی چاپ تک اس کو سنائی نہیں دی...... اس نے آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا...... ''آداب'' میں نے مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔ اس کے جسم میں غیر معمولی حرکت کا احساس ہوا...... لیکن بہت جلدی منہ پھیر لیا۔ اس کی ناراضگی میں سمجھ گئی تھی...... کافی دنوں سے میں اسے مل نہ سکی ہوں۔ اس کی شادی میں صرف چند دن رہ گئے تھے...... آخر میں سہیلی کے ساتھ ساتھ ایک ہمراز بھی تھی...... میں نے اسے اپنی ہمدردی جتانے کی پوری کوشش کی...... ''نہیں چاہیئے مجھے کسی کی ہمدردی'' وہ میرے ساتھ بغیر مُنہ لگائے زور سے بولی...... ''ارے، ارے۔ میرے ساتھ آنکھ ملا کے تو بات کرو۔ آخر تمہاری سہیلی ہوں''...... میں بات بناتے ہوئے بولی......

''مگر یہاں میرے پاس کیوں آئی ہو''...... جمیلہ نے نظر ڈالتے ہوئے کہا...... ''مجھے معلوم نہیں کہ تم اتنی جذباتی بن جائیگی''...... نہایت فراخ دلی سے میں بول پڑی اور اپنی بے قصوری کی سرٹیفکیٹ بھی پیش کی...... پھر بھی مجھے بے قصور نہ سمجھتی...... اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے بے شمار قطرے چھلک پڑے...... میں خاموش ہوگئی...... اس کی بیزاری میں بھانپ چکی تھی...... آخر خاموشی کو توڑ کر میں نے ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کو پونچھ ڈالنے کی کوشش کی اور حالات کی صحیح عکاسی کی۔ آہستہ آہستہ اسکا ہاتھ پکڑا اپنی طرف کھینچ لیا...... میری گرفت سے اگرچہ اس نے اپنے ہاتھ کو چھڑالیا مگر اس کے ہاتھ کی انگوٹھی میرے ہاتھ میں آ گئی...... ''کتنی پیاری اور خوبصورت انگوٹھی ہے''۔ میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نے پیار کا اظہار کیا......اس پر احمد کا نام کس سٹائلش میں تراشا گیا تھا......'
'تیرے مردے چہرے پر یہ شوخ انگوٹھی۔ نا بابا اسے میں اپنے پاس رکھونگی''
میں انگھوٹی کا بوسہ لے کر بول پڑی......اس کے مغموم چہرے پر عارضی
مسکراہٹ پھیل گئی اور بڑی ضد ہو کر انگوٹھی واپس چھین لی......اس کی اس ادا
سے میری خوشی کی انتہا نہ رہی......آنکھیں ملانے کے بہانے میں نے ترچھی
باتوں سے چھیڑنا شروع کیا......'' نکاح کے موقعے پر ہاں کر دینا......وہ بھی
زبان سے اشاروں جواب نہیں دینا...... سمجھاتی ہوں......؟ نہیں
تو ناک کٹوائی گی......احمد اچھا لڑکا ہے......تمہیں ہر وقت خوش رکھے
گا......چہرے پر فکر و خدشات کے تمام سائے دور کر دینا......یہ بات دھیان
سے سننا کچھ مرد شادی سے پہلے نرم مزاج کے ہوتے ہیں اور شادی کے بعد گرم
مزاج کے بن جاتے ہیں......انکو اچھی طرح سے پرکھنا......جو فرض تم پر واجب
ہے وہ درحقیقت بوجھ سے کم نہیں ہوتے......تمہاری رخصتی کے دن ہم بچھڑ
جائینگے...... کیونکہ اب سہیلیوں کا دامن چھوڑنا پڑے گا......اور شریک حیات
کے سہارے جینا پڑے گا''۔ میں اسے والہانہ انداز میں بول رہی تھی۔ یہ
اندازہ بالکل نہیں تھا کہ وہ خون کے آنسو رو رہی تھی۔

میں نے جلدی سے اپنی پرس سے مونگ پھلی کا پاکٹ نکال کر اسکے
ہاتھوں میں تھما دیا اور بڑی آرزومندانہ انداز میں اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔
آنکھوں میں آنسو پونچھ ڈالیں......کافی انکار کے بعد اس نے ضد چھوڑ دی اور
ہم دونوں مونگ پھلی کھانے میں مصروف ہو گئے......ہمارے ارد گرد چھلکوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کے ڈھیر ایسے بکھرے پڑے جیسے ہم نے صاف ستھرے ماحول کو گندا کیا آلودہ بنالیا یہ دیکھ کر میرے منہ سے بے اختیار ہنسی کا پھنوارہ پھوٹ پڑا اور ہنستے ہنستے جمیلہ بھی بے قابو ہوگئی تھی۔ جب ہمیں ہوش آیا کچھ اندازنہ تھا باغ کا مالی یہ سارا کچرا اُٹھا کر پاس ہی ڈسٹ بن میں ڈال کر واپس آرہا تھا۔

تھکے ہوئے کمزور ہاتھوں سے اپنے ماتھے پر پسینہ پونچھ رہا تھا...... آنکھوں میں آنسوؤں کے چھوٹے چھوٹے قطرے اُمنڈ رہے تھے...... جیسے آنکھوں کا پانی بھی سوکھ گیا ہو...... وہ دھیمی آواز اور شکایت بھری نظروں سے کچھ اس طرح ہمیں گھور رہا تھا جیسے اس کے ذہن میں سوالات ابھر رہے ہوں...... جس کا کوئی جواب اس کو مل نہ رہا ہو...... ہمیں تو اپنی غلطی کا پورا احساس ہو رہا تھا...... ہماری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کن الفاظ میں اظہار ندامت کریں...... میری نظر تو کبھی مالی کی مایوس چہرے پر پڑتی تو کبھی اُس خوشنما ڈسٹ بن پر جس نے سارا کچرا ساری گندگی اپنے من میں چھپالی تھی...... اصل میں ہمارا کلچر ہی ایسا ہے کہ ڈسٹ بن کی اہمیت کو ہم بھول جاتے ہیں...... آخر ہماری ہمدردی سے اُسے تھوڑا سا حوصلہ مل گیا تھا...... لیکن چند قدم چلتے ہی اسکا حوصلہ پھر ایک بار ٹوٹ کے رہ گیا تھا جب چند لڑکیوں نے کاغذ پھاڑ پھاڑ کر بکھیر دیا...... اور وہ مالی ایک دَم کے نیچے بیٹھ گیا...... اور گھور گھور سے ہماری طرف دیکھنے لگا۔ میں نے جمیلہ کا ہاتھ پکڑ کر یہاں سے چلے جانے کے لئے کہا تھا...... آج کافی ذلت اُٹھانی پڑی...... شاید مالی نے ہمیں معاف کیا ہو...... ہم نہایت خاموشی کے ساتھ کالج کے احاطے سے نکل کر بازار کی رنگینوں میں کھوگئیں...... ایک دکان سے نکل کر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پھر دوسری دکان...... پھر تیسری دکان میں...... یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا...... جمیلہ نے اپنے لئے بہت سارا سامان خریدا اور ساتھ ہی ایک خوشنما ڈسٹ بن بھی خریدی...... "آخر مالی کے جذبات نے تجھے ڈسٹ بن خریدنے کے لئے مجبور کر دیا"...... میں بڑے جذباتی انداز میں بول پڑی...... "یہ مالی میرے لئے ایک بہت بڑا تحفہ ہے جسے میں ہمیشہ اپنے ہی کمرے میں رکھونگی" وہ فراخ دلی سے بولی تھی۔

پُر رونق بازار سے نکل کر ہم جھیل کے کنارے کنارے درختوں کی قطاروں سے گذرتی ہوئیں جارہیں تھیں... چونکہ بہت سارے سامان سے جمیلہ الجھ گئی تھی۔ میں نے اسکا آدھا بوجھ ہلکا کیا...... اور اس کے گھر تک لے آئی تھی...... سارا سامان جو جمیلہ کی شادی کا تھا اس کے سامنے رکھ کر میں نے جانے کی اجازت مانگی۔ وہ کہاں مانتی...... چائے کے لئے ضد کر رہی تھی...... میں نے بھی اپنی ضد نہیں چھوڑی تھی...... وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اندر کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی...... حالانکہ اس کی ماں بھی سامنے کھڑی تھی...... اس نے ذرا بھر بھی میرے ساتھ بات نہیں کی۔ نہ یہاں پر رہنے کے لئے کچھ کہا...... میں ہمیشہ ہی اس گھر کے سلیقے سے غیر مطمئن لگتی ہوں...... سوچتی ہوں میری حیثیت کے مطابق وہ صحیح ہے کیونکہ یہ گھرانہ سرمایہ دار ہے...... میری غریبی یہاں میل نہیں کھا سکتی...... لیکن جمیلہ کے پیار سے کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ میرا اندازہ غلط تو نہیں ہے...... لیکن بہت جلد میرے دل میں زور کا جھٹکا لگا...... جب اس کی ماں جمیلہ کے ساتھ کانا پھوسی کرنے لگی اور اُسے اندر کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

طرف کھینچ لائی تھی...... جمیلہ سہم سی گئی تھی اور جس انداز میں میرے پاس واپس آ گئی تھی میں نے محسوس کیا۔ سہیلیوں کے پیار میں کبھی امیری اور غریبی کا فرق نہیں ہوتا ہے...... پھر بھی نہ جانے میرے من میں ان کے متعلق ٹکراؤ کیوں رہتا ہے...... آخر بہانا بنا کر میں وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔ اور جلدی سے گھر کی راہ لی۔

مہندی کی رات میں جمیلہ کا گھر پوری طرح سے سجایا تھا...... ہر طرف خوشی کا سماں...... رنگ برنگی پوشاکوں میں مہمانوں کا آنا جانا بچوں کا شور و غُل...... ڈولک باجے ناچ نغمے، جیسے اس گھر میں خوشیاں نکھر آئی ہوں...... لمحہ بہ لمحہ خوشی کا سماں بکھرتا جا رہا تھا...... آسمان پر بھی چاند ستارے جیسے اس گھر کو سنوارنے کے لئے جگمگا اٹھیں...... قدرت بھی شادی کے موقعے پر دعوت پر وارد ہوتی ہے...... اس پورے ماحول نے جگمگاتی روشنیوں سے سُنہرا روپ دھار لیا...... بہت ساری لڑکیاں گانا گانے میں مگن، میری نگاہیں جمیلہ کے ہاتھوں پر مرکوز تھیں...... اس کے ہاتھوں کو مہندی سے کس اسٹائلش انداز میں سجایا جا رہا تھا...... اس مہندی کے رنگ میں جمیلہ نے جیسے اپنے جیون ساتھی کی دھڑکنیں سمو لی ہوں...... وہ بار بار ان ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی...... میں اپنے خالی ہاتھوں کو تک رہی تھی۔ جن پر نہ کوئی رنگ...... نہ خوشبو...... جمیلہ پر رشک ہو رہا تھا...... اس بدگمانی کو میں نے فوراً اپنے من سے باہر نکالا اور جمیلہ کے پیار کو اپنے دل میں سمو لیا تھا...... جب جمیلہ مہندی سے فارغ ہوئی اس نے میرے ہاتھوں پر بھی مہندی لگانے کا اشارہ کیا تھا...... سہیلیاں اس موقعے پر خود ہاتھ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بڑھاتی ہے......لیکن آج نہ جانے کن حالات میں مہندی لگانا بھول گئی تھی۔

رات گئی تک میں جمیلہ کے پاس ہی بیٹھی رہی تھی......آپس میں کچھ تیکھی میٹھی باتیں ہوتی رہیں اور رات اسی جنون میں گذر گئی تھی۔

صبح میں بہت دیر سے اُٹھی نہا دھو کے جب میں کے کمرے کی طرف جانے لگی تو دروازے پر بے ساختہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی......جمیلہ پریشانی کی حالت میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی، ماں، باپ، بھائی، بہن اس کے سامنے پریشانی کی حالت میں کھڑے جیسے کسی کا انتظار کر رہے تھے۔

جمیلہ کی انگوٹھی چوری ہو گئی تھی......میں نے اپنے کانوں سے سنا سارا شک مجھ پر ہو رہا تھا......میں لرز کے رہ گئی......جب میں کمرے کے اندر داخل ہو گئی تو سب میری طرف دیکھ رہے تھے......میں نڈھال سی ہو گئی، جیسے مجھے چوری کے الزام میں پکڑ لیا گیا ہو......موت میرے سامنے دستک دے رہی تھی......میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا......میری آنکھیں جمیلہ کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھیں......کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا......میرے حلق سے ایک دلخراش چیخ نکل گئی......میں چلا اٹھی......مجھے میری ماں کے پاس لے چلو......میں اپنی ماں کو آخری بار دیکھنا چاہتی ہوں......مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے......میں چور نہیں ہوں......میں نے چوری نہیں کی......میں بے قصور ہوں......۔

میرے قدم لڑکھڑانے لگے جیسے پاؤں تلے زمین نکل رہی ہو اور دھڑام سے نیچے گر پڑی......میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جمیلہ کی طرف سہارا دینے کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لئے اشارہ کر رہی تھی......وہ دوڑ کر میرے پاس آنے کی کوشش میں ڈسٹ بن سے ٹکرا گئی اور گر پڑی......ڈسٹ بن سے سارا کچرا نکل کر کمرے کے چاروں طرف بکھر گیا......اس کے اندر سے انگوٹھی بھی نکل کر باہر آ گئی......سب انگوٹھی کو دیکھ کر ہکے بکے رہ گئے......سب کی گردنیں ندامت سے جھک گئیں۔ جمیلہ سنبھلتے سنبھلتے میرے پاس آئی اور میرے آنسو پونچھتے پونچھتے خود کے آنسوؤں کو روک نہ سکی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

پنشن کا بوجھ

صبح سویرے جب میری آنکھ کھل گئی تھی......اُٹھ کر کمرے کی کھڑکی کے پٹ کھول دئے تھے......کھڑکی سے جھانک کر دیکھا، چونک سا گیا......پوری دھرتی برف کی چادر میں لپٹی دکھائی دے رہی تھی......باہر ہلکی ہلکی برف باری ہو رہی تھی......سرد ہوا کے تیز جھونکے آنے والے طوفان کا پیغام دے رہے تھے......اس بدلتے موسم کا اندازہ بھی نہ تھا......ایک دم سے جسم کی حرارت میں جیسے ٹھہراؤ آ گیا......جیسے زندگی کو پیچھے چھوڑ کر خوفناک خدشات ذہن میں اُبھرنے لگے تھے......اگر چہ اپنے پریوار کے ساتھ ریٹائرڈ منٹ کا سفر خوش اسلوبی کے ساتھ طے کرنا چاہتا تھا لیکن عمر کے ساتھ ضعیفی آ چکی تھی......یہ سفر تو اب سخت کٹھن اور دشوار نظر آنے لگا تھا......اپنے پریوار میں ایک بیٹی ریحانہ اور بیٹا راشد جوانی کی دہلیز تک پہنچ چکے تھے۔

بیوی سعدہ میرا مغموم سا چہرہ بھانپ چکی تھی......وہ میرے قریب آ کر عارضی مسکراہٹ پھیلا کر دلجوئی کرنے لگی تھی......میں نے تو جیسے زندگی کے دروازے بند کر دئے تھے......ایک دم سے سعدہ کی مسکراہٹ دیکھ کر اس بھیانک کیفیت سے باہر نکل گیا تھا......چند لمحوں تک ہم آپس میں گھل مل گئے تھے......باتوں باتوں میں سعدہ کمرے سے نکل چکی تھی......

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں جانتا تھا اس کا دل رونے کو چاہ رہا تھا...... بظاہر وہ مسکرا رہی تھی...... بیٹا راشد پڑھائی سے فارغ ہو کر کام نہ ملنے کی وجہ سے اکثر غمگین اور بے چین رہا کرتا تھا...... بیٹی ریحانہ خالی ہاتھوں پر مہندی لگانے کی کوشش میں کسی اُمید کی پناہ ڈھونڈ رہی تھی......

کتنی بدنصیبی ہے ایک دُکھ ختم نہیں ہوتا ہے کہ دوسرا شروع ہو جاتا ہے...... تیز ہوا کے جھونکوں سے برف کے چھوٹے چھوٹے گولے کمرے کے اندر داخل ہو رہے تھے...... میں نے فوراً کھڑکی کے پٹ بند کر دئے...... جیسے اپنی زندگی کو چھپانے کی کوشش کی تھی......

پتہ نہیں کتنا وقت گذر گیا تھا۔ مجھے پنشن کے لئے بینک جانا تھا...... لیکن اس سخت سردی میں گھبراہٹ سی ہو رہی تھی...... ایسا محسوس ہو رہا تھا اس برف پر ایک قدم بھی چلنے کے لئے تیار نہیں تھا...... لیکن ذہن اس فکر میں الجھا رہا تھا کہ اس پہلی تاریخ کے لئے کتنا انتظار کرنا پڑتا تھا...... بچوں کے لئے غذائی اجناس، چاول، سبزی وغیرہ جو صرف مہینے تک ہی ختم ہو جاتا تھا...... جانے کی تیاری میں لباس بدلا...... آگے بڑھنے سے پہلے ہی تھکن محسوس کرنے لگا تھا...... جی چاہ رہا تھا ایک کپ پہلے چائے پی لوں...... باہر مسلسل برف باری ہو رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ میں اپنی بیوی سعدہ سے چائے کی فرمائش کرتا...... اس کے ہاتھ میں جو چائے کی پیالی تھی، میرے ہاتھ میں تھما دی...... جیسے مقناطیسی کشش مجھے اس کی طرف کھینچ لائی تھی...... کچھ دیر بیٹھنے کے بعد میں پنشن لینے کے لئے بینک کی طرف نکل پڑا تھا...... بہت ہی سست رفتاری میں برف پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پاؤں پھسل پھسل کر ٹانگیں بے جان ہونے لگیں تھیں......جسم تھر تھر کانپنے لگا تھا...... یہ سوچ کر شاید زندگی کی آخری سانسیں باقی رہ گئی تھیں...... ہزاروں اندیشے ذہن میں منڈلانے لگے تھے......گرتے سنبھلتے کئی گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے بعد بینک تک پہنچ گیا تھا...... تھکن اس قدر زیادہ تھی کہ جسم پر جیسے کسی نے زیادہ بوجھ رکھ دیا ہو......

ضعیف بوڑھے قطاروں میں کھڑے تھے، سخت سردی کی وجہ سے کانپ رہے تھے......جیسے عمر رسیدوں کا کوئی مقام ہی نہیں تھا......لگتا تھا میری طرح سب حالات کے ستائے ہوئے تھے......کیسا درد ہے یہ جو آخری وقت تک جسم کو کریدتا ہے...... یہاں تو ہمدردیوں کے بدلے زندگی کو نروس کر دیا تھا جن کی حیثیت لاوراث سے کم دکھائی نہیں دے رہی تھی......

کافی دیر تک سب قطاروں میں مردہ جان جیسے کھڑے تھے......ایک دم سے شور سا بپا ہوا...... گتھم گتھا میں ایک دوسرے کے ساتھ سب الجھ گئے......ملازم نے سبوں کو پیچھے دھکیل کر بینک کا دروازہ بند کر دیا تھا، یہ کہہ کر سنیچر کے روز بینک آدھے دن تک ہی کھلا رہتا ہے۔

سب سہمے سہمے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے تھے......سب دم بخود ہو کے رہ گئے تھے/خواہ کتنی بھی دیر سے وہ کھڑے تھے، اندوہ غم ان کے چہرے پر ابھر آیا تھا۔ ان کی تکلیف کوئی پہچان نہیں سکتا تھا......اچانک میرے اندر سے ایک دلخراش چیخ نکل گئی اور بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑا تھا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ایک تھی صنوبر

وقت اتنی تیزی کے ساتھ گذر جائے گا......کچھ اندازہ نہ تھا......یقین ہی نہیں آتا ہے ہمارے آنگن میں اتنی جلدی کلی پھول کے مانند کھل اُٹھے گی......ہماری اکلوتی بیٹی صنوبر بچپن سے نکل کر جوانی کی دہلیز پر کھڑی ہو گئی تھی......میرے دل میں خوف کی لہر سی اُٹھی......اب تو شادی کی غرض سے طرح طرح کے لوگ صنوبر کا ہاتھ مانگنے آئیں گے......میں نے بیوی سے آنے والے طوفان کا اشارہ کیا......وہ دَم بخود ہو کے رہ گئی......اور میں خاموش تماشائی بنا بیٹھا......اولادوں کی محرومی سے پہلے ہی دل شکستہ تھا......اکلوتی بیٹی صنوبر کے سوا اور کوئی نہیں تھا......صنوبر کی شادی جیسے نا امیدی کی صورت اختیار کر گئی......ایسے المناک خیالوں کی وجہ سے ذہن فکروں اور الجھنوں میں دب کے رہ گئیں تھیں......یہ تو صدمہ ہی ایسا تھا کہ صنوبر کی جدائی سے گھر گرہستی بے معنی ہو کر رہ جائے گا......اس کے بغیر ہماری زندگی تو عذاب بن جائے گی......

لیکن ماں باپ کے فرائض جو بیٹی پر واجب ہوتے ہیں اس فرض سے تو انحراف کرنا گناہ کا وبال پڑنے کے برابر ہے......یہ تو قدرتی عمل ہوتا ہے جو بیج

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جہاں بوتے ہیں ایک پودے کی صورت اختیار کرنے کے بعد وہ پھل دوسری جگہ لگانے سے دیتا ہے......میری ساری سوچیں مفلوج ہوگئیں تھیں......ایک طرف بیٹی صنوبر کا مستقبل اور دوسری جانب گھر کا بوجھ کمزور کاندھوں پر اُٹھانے کی ہمت نہ تھی......

یہ تو غرض آشنا جیسی بات تھی......کبھی تو بیٹی صنوبر کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا......غمزدہ ماں اپنی بیٹی کے لئے اندوہناک صورت بنی بیٹھی تھی۔

یوں تو وقت کا پہیہ آگے بڑھتا گیا......آج واقعی پورے عزم واعتماد کے ساتھ ان خطرات سے نکل کر بیٹی صنوبر کی زندگی کی راہیں تلاش کر دی تھیں......اس وقت بیٹی صنوبر کی زندگی کا خوبصورت حسین ترین دور تھا......پھول کے مانند اس کا چہرہ کسی بھنور کی تلاش میں مگن تھا......

آج پہلی بار بیوی نے بھی اپنی بیٹی صنوبر کی شادی پر اس کی رضا مندی حاصل کرنے کی کوشش کی تھی......لیکن آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں......

''کیا آپ لوگوں پر میں بوجھ بن گئی ہوں''......صنوبر ماں کے آنسو پونچھتے ہوئے بول پڑی تھی......

''کون اپنی اولاد کو جدا کرنا چاہتا ہے......یہ بوجھ نہیں، یہ ہمارا فرض ہے''......

ماں اسے جھنجھلاتے ہوئے بولی......

وہ ضد پر اُتر آئی......''

ہماری خاموشی!......''

پھر اضطراب کی سی کیفیت!......''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

صنوبر ایک دم سے سنجیدہ ہوگئی تھیں، اس نے ہمارے لئے زندہ رہنے کے لئے ایسے سوالات ابھارے جن کا جواب ہمارے بس کی بات نہیں تھی ......پھر بھی ہم نے بیٹی صنوبر کو تلخ حقیقت سے اجاگر کرنے کی کوشش کی تھیں ......یہ جان کر کہ ہم اپنے آنکھوں کی روشنی کو گھپ اندھیرے میں ڈال رہے ہیں، میری بیوی خاموش سکتے کی کیفیت سے اُسے تک رہی تھی ......میں فوراً عارضی مسکراہٹ پھیلا کر اُسے بیٹی کی خوشی سے ہمکنار کر دیا تھا......وہ ایک دم سے رفاقت میں آ گئی......اور بیٹی کو صنوبر کو حوصلہ بڑھایا......کچھ دیر تک ہم آپس میں باتوں باتوں میں الجھتے رہیں......کبھی ہاں اور نا میں س گرفت سے باہر آئے......

اگر چہ وہ ہماری خوشی کیلیئے سر تسلیم خم کر چکی تھی......لیکن اس کا ذہن الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا......

میں نے بیٹی صنوبر کے چہرے پر اڑتی رنگت کو محسوس کیا......

"ارے پگلی! تمہاری بھلائی کے لئے سب کچھ ہو رہا ہے"

......میں بڑے اطمینان سے بول پڑا تھا......

"مجھے اپنی زندگی سے الگ مت کرو......میں تمہارا بیٹا بھی ہوں اور بیٹی بھی......میں تمہارے بغیر جی نہ سکوں گی"......بیٹی صنوبر روتے ہوئے بول پڑی۔ میں نے اس کے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے اپنی چھاتی سے سمیٹ لیا اور شادی کے لئے رضامندی ظاہر کی......

اگر چہ بیٹی صنوبر کے بغیر جینے کی راہ ہم دونوں کے نظر نہیں آ رہی تھی لیکن دل پر پتھر رکھ کر اس بدگمانی سے باہر نکلنے کی کوشش کی......اب تو بیٹی صنوبر کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

امیدیں ماں کے چہرے پر دھڑک رہی تھیں۔ جیسے وہ بالکل بدل گئی تھی...... جوں جوں شادی کا سلسلہ قریب تر آتا گیا۔ گھر میں رنگین اور شوخ ہنگامے بپا ہو گئے...... میرے راتوں کی نیند اڑ گئی تھیں...... بُرے خدشات نے جیسے مجھے خوف زدہ کر دیا تھا...... اب تو بیٹی صنوبر کے سامنے نگاہیں اُٹھانے کی جرأت نہیں ہو رہی تھی......

ایک دن بیٹی صنوبر کے لرزتے ہوئے آنسوؤں کو بھانپ چکی تھی...... اس نے بڑے اعتماد کے ساتھ شادی سے انکار کر دیا...... وہ ماں کی ایسی حالت کو دیکھ کر اسے تنہا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی...... میرے تو جیسے پاؤں تلے زمین سرکنے لگی تھی...... زندگی جیسے بے معنی لگنے لگی تھی...... شاید حقیقت کی دنیا سے دور جس کا احساس تک نہ ہو...... یہ سوچ کر میرے اندر جیسے مجرمانہ ذہنیت کو جنم دیا ہو...... زندگی میں کچھ آنے والے لمحات ایسے بھی ہوتے ہیں، باپ بیٹی کے درمیان پردے حائل ہو جاتے ہیں...... بیٹی صنوبر ہماری وجہ سے بہت پریشان تھی...... اب کسی معجزے کا انتظار تھا...... ماں باپ کی ذراسی غلطی کس طرح بیٹی کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے......

آخر خدا خدا کر کے بیٹی صنوبر کی شادی کا دن نصیب ہوا...... کل تک جو بلبل کھڑکی کے پٹ پر آنے والے مہمان کا پیغام دے رہا تھا...... وہ دن خوشیوں سے بھر گیا تھا...... صنوبر اور راشد ایک دوسرے کے ہو گئے تھے...... دیکھتے دیکھتے بیٹی صنوبر ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئی تھی...... کیا تقدیر ہے جو ماں باپ کے کلیجے کو چھلنی کر دیتا ہے......

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شادی کے کچھ مہینے ڈھیروں حسین اور خوبصورت یادیں لئے بیت گئے تھے۔اللہ نے ہمارے گھر کے اندر بھی روشنیوں کے اُجالے بکھیر دئے......وہ صنوبر کی زندگی میں ایسے مگن تھے کہ ہر گذرنے والے لمحات کا احساس نہ تھا......کہ اچانک ایک دن اُن کی زندگی میں ایسا الَمناک طوفان بپا ہوا جو صرف یادیں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

شام ڈھلنے میں کچھ لمحے باقی تھے......ہر طرف شور غل......چیخ پکار......مرد وزن بھاگم دوڑ میں، بچے بے حس وحرکت سسک سسک کر رونے لگے تھے......سبھوں نے دروازے اور کھڑکیوں کے پٹ بند کر دئے......فوجیوں نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ......پوری بستی پر ٹوٹ پڑے......جو بھی سامنے سے گذرا بندوقوں کے بھٹوں سے ہڈی پسلی توڑ ڈالی......میری تو دروازہ بند کرنے کی ہمت ٹوٹ چکی تھی......لیکن پھر ایک بار کچھ ہمت کر کے دروازے کے قریب پہنچتے ہی میں دم بخود ہو کے رہ گیا، جب بیٹی صنوبر زور زور سے چلاتی ہوئی میرے ساتھ لپٹ گئی تھی......اس کے آنکھوں میں آنسوؤں کا طوفان امنڈ رہا تھا......راشد کی گرفتاری سے وہ نڈھال ہو چکی تھی۔

سال ہا سال گذر گئے۔ابھی تک میری بیٹی صنوبر دروازے کے چوکھٹ پر موت کے سائے میں اپنے محبوب کے انتظار میں رو رہی ہے......جس کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے......نہ زندگی کا نہ موت کا، جو بیٹی کبھی کسی کا سہارا بنی تھی آج خود بے سہارا ہو گئی۔

ایک تھی صنوبر جو ہم سے روٹھ کر چلی گئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کوٹھی کے تنگ دروازے

میں تو وہ ماں ہوں جو اولاد کی خاطر جیتی رہتی ہے......ماں کی کوکھ سے جنم دینے والی اولاد بظاہر ایک ہی خون سے نشو ونما پانے والی ایک دوسرے سے فاصلے کے باوجود نہیں ہوسکتی ہے......میں نے اپنی چھاتیوں سے ایک ایک خون کا قطرہ نچوڑ ڈالا......ان کی پرورش میں کوئی کمی ہونے نہیں دی......پھر ان کے ربط میں ممتا کے خون کا تعلق کیوں رہتا ہے......بہت جلد خون کا رنگ آپس میں بدل کیوں جاتا ہے......ان حادثاتی جھٹکے نے میری ممتا کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا......میں اب بھی اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کی خاطر دروازے کی طرف آس لگائے بیٹھی کوئی آہٹ سننے کے لئے تڑپ رہی تھی۔

بڑی کوٹھی میں رہتے ہوئے بھی اضطراب کی ایک لہر میرے وجود کو جھنجھوڑ چکی تھی......اب وہ پرانے گھر کا وہ ماحول میرے ذہن میں گھوم رہا ہے......جس میں ساری رشتہ داری......ایک پورا خاندان سمایا ہوا تھا......اگر چہ بڑی بٹیاں اُس گھر سے رخصت ہوگئی تھیں......لیکن اب بھی ایک چھوٹا سا پریوار بسا ہوا ہے......میرے دو چھوٹے بیٹے ایاز اور ارشد اور ان کی فیملی جیسے کھوئی ہوئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چیزوں کو وہاں ڈھونڈ رہے ہوں گے...... آج میں صرف اپنے بڑے بیٹے انور کے سہارے جی رہی ہوں...... نہ جانے اُن کے سامنے کیوں زبان پر تالے لگ گئے...... ان کے سامنے نگاہیں اُٹھانے کی جرأت تک نہیں ہو رہی ہے۔

اس خدشے نے مجھے خوف زدہ کر دیا ہے...... اگر چہ میں رات دن اُلجھی اُلجھی سوچوں میں سلگتی سب کچھ فراموش کر آئی تھی...... لیکن باوجود ممتا کی امانت میں خیانت میرے ضمیر میں چبھن پیدا کر دیتا ہے...... باقی اولاد سے نظریں چرا کر یہاں بیٹھی ہوں اُن کی آوازیں اب تک میرے کانوں میں گونج رہی ہیں...... میرا بڑا بیٹا انور یا تو یہ آوازیں سن نہیں رہا ہے...... یا سُن کر بھی ٹال مٹول سے کام لے رہا تھا...... یہ بہت بڑی کوٹھی جس میں میں رہ رہی ہوں...... اونچی اونچی دیواریں...... محراب نما کھڑکیاں لیکن دروازوں کی صورت ایسی دکھائی دے رہی ہیں جیسے آنے جانے والوں کے لئے بہت تنگ تھیں...... میری نظریں بار بار ان دروازوں پر ٹکی رہتی ہیں کہ کہیں یہ میرے پریوار کی پرچھائیں تو نہیں...... کس طرح اُن سے لاتعلقی کا اظہار کرتی رہوں گی۔ مبہم سا خوف میرے ذہن میں اُبھر رہا تھا......

گلہ تو مجھے قدرت سے بھی ہے، جس نے اس بڑھاپے میں میرا ہمراز میرا ہمسفر مجھ سے چھین لیا...... اس وقت مجھے اُن کی بہت ضرورت تھی تا کہ اپنا گلہ شکوہ اُن کو سنا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرتی...... لیکن قدرت کے اس کھیل میں خاموش تماشائی بنی بیٹھی تھی......

اگر چہ یہاں بیٹھنے کے لئے مجبور نہیں لیکن ایک ماں ہونے کے ناطے، جس

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کی بڑی بہو سائرہ اس وقت امید سے ہے......اس وقت اس کے چہرے پر اُداسی کے سائے لرزتے نظر آرہے ہیں۔ میں اِسے تنہا اور بے یارو مددگار چھوڑ نہیں سکتی تھی۔

سائرہ ماں بننے والی ہے......اس کی کوکھ سے جنم دینے والی اولاد خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک اور نعمت ہوگی......ان کا پہلا بیٹا ریاض پڑھائی کی غرض سے اپنے گھر سے بہت دور ہے......وہ مجھ سے ہی گھل مل جاتا تھا......کیونکہ میں اس کی معلم تھی......وہ جب بھی گھر آتا ہے زیادہ وقت میرے ساتھ ہی گذارتا تھا......انور اُس لحاظ سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ اُسے کسی کی پرواہ نہیں ہے......کس قدر بے نیاز اور مطمئن شخصت ہے اُس کی......

میں بہت تھک چکی ہوں تفکرات نے ذہنی عذاب میں مبتلا کردیا......دل کے درد نے مجھے ناپائیدار بنا ڈالا......میری حالت روز بروز بگڑتی جارہی ہے......بے گناہ بچوں کو کیوں اپنے عتاب کا نشانہ بنا رہی ہوں......میں آج ان کے پاس جانے کے لئے بضد ہو رہی ہوں......جو میرے پاس آنے سے کترا رہے تھیں......بڑی کوٹھی میں رہتے ہوئے بھی جیسے مجھے سب کچھ چھین لیا گیا ہو......

آدھی رات گذرنے کے باوجود بھی میری آنکھوں سے نیند غائب تھی......کروٹیں بدل بدل کر میں سہارا ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہوں......میں اُس پرندے کے مانند ہوں جو پنجرے میں بند فضا میں اڑنے کے لئے تڑپ رہا ہو......جوں توں کر کے صبح ہوتے ہی میں جیسے پنجرے سے آزاد ہوکر پرانے گھر کی چوکھٹ پر گر پڑی......

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

یہ خط ماں نے اپنے بڑے بیٹے انور کے نام لکھ دیا تھا...... جو اس وقت ماں کے سرہانے کے بالکل قریب اس خط پر نگاہیں جمائے خون کے آنسو رو رہا تھا...... آنسوؤں کا ایک ایک قطرہ اس تحریر کو دھندلا کر رہا تھا۔

ماں نے لرزتے ہونٹوں کی جنبش میں آنکھیں کھولیں......انور کو اپنے قریب چھوٹے بھائیوں کے ساتھ دیکھ کر اس کے سوکھے ہونٹوں پر مسکراہٹ کی لکیر کھینچ گئی، آنکھوں میں چمک عود کر آئی اور لمحہ بھر میں بجھ گئی...... ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شومئی بخت

کتنی اچھی لگ رہی تھی آج وہ......!

رنگ......!

خوشبو......!

سیرت صورت......!

یہ تو زندگی کے ایسے لمحے ہوتے ہیں جنہیں انسان کبھی فراموش نہیں کر سکتا......آج میری بیٹی ریحانہ کو ایک نئی زندگی کا آغاز شروع ہوا تھا......ان کی منگنی کی رسم ادا ہونے کو جارہی تھیں...... گھر خوشیوں اور مسرتوں میں بھرا پڑا تھا......''بچوں کا شوروغل......!

اُچھل کود......!

ہنسی مذاق......!

لڑکیوں میں شوخ ادائیں......!

مہمانوں کا آنا جانا......!

ایک میری نظر ریحانہ پر پڑتے ہی اس کے دبے ہوئے ہونٹ پنکھڑیوں کی طرح کھل اُٹھے تھے......اُن کے بھیگے ہوئے آنکھوں میں جیسے شبنم کے قطرے امنڈ رہے تھے......اُن سے زندگی کی کونسی حقیقت ظاہر ہورہی تھیں۔ میں اچھی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

طرح سے جان چکا تھا......ان خوشیوں کے لمحوں کو اگر چہ میں محسوس کرنے لگا تھا......ان لمحوں کو قبول کرنا پڑا تھا......پریشانیوں سے نجات پانے کے باوجود بھی ایک دم سے تبدیل ہونے والے رویے نے مجھے غیر مطمئن کر دیا تھا۔ ریحانہ اگر چہ میری طرف حیرت سے دیکھنے لگی تھی......دوسرے لمحے میری نگاہیں جھکانی پڑ گئیں تھیں......"

میں عارضی مسکراہٹ پھیلا کر مہمانوں کے ساتھ دلچسپی لینے لگا تھا......کیونکہ میری بیوی آمینہ کی وجہ سے مہمان کچھ ڈسٹرب ہو رہے تھے......میں آمنہ کی پریشانی دیکھ کر گھبرا سا گیا تھا......آگے بڑھ کر ان کی حوصلہ افزائی کی تھی......وہ ایک جھٹکے میں میرے سامنے سے نکل کر اس نے تنہائی کی آڑ لی......اور بالکل نا آسودہ صورت بنی بیٹھی تھی......مجھے اپنی طرف ان کو دلجوئی کرنے کی ہمت بھی باقی نہیں رہی تھی......اصل میں وہ اپنے بیٹے ریاض کے لئے تڑپ رہی تھی......

بیٹے ریاض کو ہم نے اپنا مقام اپنی منزل پہنچانے کے لئے گھر سے دور بھیجا تھا......جس کا خمیازہ ہمیں اس عمر میں بھگتنا پڑ رہا تھا......کئی سال گذرنے کے باوجود بھی وہ ہم کو چھوڑ کر آج اپنی اکیلی بہن ریحانہ کی منگنی کے اس خوشی کے دن پر بھی وہ نہ آسکے تھے......جیسے وہ سب کچھ بھول چکا تھا......باہر کی دنیا میں وہ ایسا کھو گیا تھا کہ ہمیں آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں دیا......

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں نے اپنے آپ پر شکست کھائی تھی......سب ہتھیار اپنی بیوی آئینہ کے سامنے ڈال چکا تھا......وہ مجھے اکیلا قصوروار ٹھہراتی ہے جبکہ خود اس نے بھی بیٹے کو باہر بھیجنے کی رضامندی ظاہر کردی تھی......

کتنی بار اپنے بیٹے کی لاپروائی کی وجہ سے آنکھوں میں آئیں آنسوؤں کو خشک کیا تھا...... جیسے خون کا رشتہ ہی ختم ہو چکا تھا......آج ماں اپنے بیٹے کی خاطر دروازے کی چوکھٹ پر آس لگائے بیٹھی تھی......

ماں کی کوکھ سے جنم دینے والا بچہ بظاہر ان کے کلیجے کا ایک حصہ ہوتا ہے جس کی دھڑکنوں میں اس کی آواز سنائی دیتی ہے......جوانی کی دہلیز تک پہنچاتے پہنچاتے ماں اپنی چھاتی کا خون تک خشک کر دیتی ہے......

آخر کتنی نمی اتارتی وہ اپنے دل کے اندر جو اپنی شکست پر آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی......"

ہم اپنے خون سے جن امیدوں کا چراغ روشن کئے بیٹھے تھے۔ بڑی آسانی کے ساتھ بیٹے ریاض نے بجھا ڈالیں تھیں......کیا یہ ہماری ناقص رائے تھی جو ہماری نظروں وہ قابل نفرت بن چکا تھا......لیکن ممتا کی نظروں میں وہ اب بھی بُرا نہ تھا......البتہ ریحانہ بیٹی کو اپنے بھائی کی محرومی کا جذباتی کیفیت کا احساس لمحہ بہ لمحہ ہو رہا تھا......ایسی گھڑی میں اسے اپنے بھائی کی ضرورت تھی......اب اسے یہ مسافت تنہائی بھائی کے بغیر طے کرنی تھی......اس کا دماغ ایک لمحے کیلئے بالکل سن ہو کر رہ گیا تھا۔اس کے چہرے پر جو تحریریں اُبھر رہی تھیں۔ وہ میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جان بوجھ کر نظر انداز کر رہا تھا...... یہ جان کر وقت اور حالات کو کبھی کبھی قابو میں کرنا پڑتا تھا...... رنج اور تکلیف بھی سہنا پڑتا تھا...... یہ تو صدمہ ہی ایسا تھا...... پر کوئی کیا کر سکتا تھا۔ جہاں بیٹے ریاض کی دُنیا ہی بدل گئی تھیں......''

وہ اب بھی چُپ تھی......!

کسی کے انتظار میں......!

راہ تک رہی تھی......!

دروازے کی چوکھٹ پر......!

نظریں جمائیں بیٹھی......!

اپنے بھائی کی خاطر......!

اب تو وہ اپنے سب خواب آسودہ خاک ہو گئے تھے......میں نے اعتماد کے ساتھ بیٹی ریحانہ کی خاموشی توڑ کر آج کی اس رنگین محفل سے ہمکنار کر دیا تھا......''

اب تو منگنی کے سارے انتظامات خود کرنے پڑے تھے......دراصل بیٹی ریحانہ کی غموں اور سوچوں سے تبدیل ہونے والی مسکراہٹ نے ہی مجھے اپنی طرف کھینچ لایا تھا...... یہ سلسلہ اس وقت تسلی تشفی بخش طور پر جاری تھا کہ دیگر دوست احباب رشتہ دار خوشدلی سے اس منگنی کی رسم کو خیر مقدم چمکتے دھمکتے روشنیوں کے اجالوں میں کر رہے تھے......''

ہر ایک کے چہرے پر خوشیاں جھلک رہی تھیں......

اپنی بدنصیبی کی آڑ میں میری بیوی آمنہ بھی آہستہ آہستہ اعتبدال کی طرف آنے لگی تھی)''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پتہ نہیں زندگی کی کون سی ادا اتنی خوبصورت تھی یوں لگتا تھا رات کی رعنائیاں اُتری ہوئی تھی......سب گل مل کر گانے بجانے میں مشغول ہو رہے تھے......ویران چمن میں جیسے بہار آ گئی تھی......بے ساختہ وہ زور سے ہنس پڑی تھی......ایسا لگتا تھا جیسے زندگی خوشیوں اور امنگوں کی طلبگار تھیں لوٹ آ گئی تھی......ریحانہ کے ایک تبسم نے پورے ماحول کو خوشبوؤں سے معطر کر دیا تھا......ماں کی چھاتی سے وہ لپٹ کر آرزوؤں اور تمناؤں کو جگا دیا تھا......"

اب جبکہ منگنی کی رسم پوری ہو چکی تھی......سب مہمان اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے......اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی......ریسور اٹھانے کی کسی کی ہمت باقی نہیں رہی تھی......یہ بیٹے ریاض کا فون تھا......"

سب ہکے بکے رہ گئے تھے......کچھ ہمت کر کے میں نے ریسور اٹھا دیا تھا......ریاض کی آواز سن کر پورے بدن میں جلن ہونے لگی تھیں......

دل کی چاہت نے ایک بار پھر اعتدال کی طرف موڑ لیا تھا......اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا......سب کی آنکھیں میری طرف مرکوز تھیں......اُن کی باتوں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا......انہیں یہاں آنے کی ابھی دلچسپی نہیں تھی......میں اپنے آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا......اور ہونٹ تھرکنے لگیں تھیں۔ٹیلیفون کی آواز میرے دل کے تار سے کٹ کر رہ گئی تھی......بیٹی ریحانہ کا دل بے تحاشہ دھڑکنے لگا تھا......وہ زاروقطار رونے لگی تھی......بیوی آمینہ کی حالت خاصی تشویشناک ہو رہی تھی......میں نے دونوں کو جھنجھوڑ کر بیدار کیا تھا......اور زندگی کی اصلی حقیقت کی طرف انکو موڑ دیا تھا۔لیکن زندگی کا پڑاؤ شومئی بخت کی طرف رُک گیا تھا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سفید خون

گاؤں میں دھان کی فصلوں کی کٹائی زور و شور سے شروع ہو رہی تھیں......چار سُو لہلاتے ہوئیں کھیتوں میں مرد و زن دھان کی کٹائی میں مصروف تھیں......دور دور تک اگر چہ اس پُر کشش ماحول میں خاموشی چھائی ہوئی تھیں......لیکن میرے آنے سے جیسے فضا نے رنگ بدل دیا تھا۔ سریلی نغموں سے پورا ماحول گونج اُٹھا......مرد و زن گانے لگیں تھیں۔ سب گیتوں کی دَھن میں مگن اپنی زندگی کو محفوظ کر رہیں تھے......تال سے تال ملا کر ایک دوسرے کے ساتھ اپنی تھکن کو نظر انداز کرنے کے لئے دل بہلا رہے تھے......''

آسمان کی وسعتوں میں پرندے پر پھیلاتے ہوئے ان کے ہمراہ جیسے اپنی زندگی کو ان کے ساتھ ہم دوش ہو رہیں تھیں...... پلک جھپک کر یہ پرندے دانہ چن چن کر لے جانے میں کامیاب ہو رہیں تھیں......جیسے وہ بھی ان دھان کے گوشوں میں حصہ دار تھیں...... پر کوئی بھی ان کی طرف دھیان نہیں دے رہے تھے......سب اپنے اپنے کام سے مصروف تھیں......دھان کے گوشے سب کے نصیب میں جیسے قدرت نے مالا مال کر دیا تھا......

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اس ماحول کو دیکھ کر اگر چہ یہاں آنے میں غیر مطمئن تھا......لیکن یہ دلکش نظارہ دیکھ کر میرا دل سرشار ہو رہا تھا......عجیب سی طمانیت کا احساس ہو رہا تھا جب میری نگائیں ان اونچے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں، آسمان سے باتیں کرتے ہوئیں دیوداروں ابشاروں کی طرف مرکوز تھیں، میرے ہمراہ جیسے یہ فضا بھی سرخوش ہو رہی تھیں......"

ڈاکٹری ڈگری حاصل کرنے کے فوراً بعد مجھے اس گاؤں میں نوکری کرنے کے لئے آنا پڑا تھا......گرچہ گاؤں کے حالات سے میں بالکل ناواقف تھا......یہاں آنے سے میرے اندر جو خوف تھا......یہاں آکے سب کچھ بھولنے کی کوشش کر رہا تھا......دور دور تک میری نگاہیں ان کسانوں کی طرف مرکوز تھیں۔ان کے نغموں کی مدھر آوازیں میرے کانوں میں اب بھی گونج رہی تھیں...... میرے قدم پگڈنڈی کے سہارے رُک رُک کے چل رہے تھے......گرتے سنبھلتے ان کے نزدیک آنے کی کوشش کر رہا تھا......کچھ اندازہ نہ تھا میری منزل کس جانب انتظار کر رہی تھی......"

جوں جوں میرے قدم صحیح راستے لیتے ہوئے آگے بڑھتے گئے تھے۔اچانک سب کی نظریں مجھ پر پڑنے لگیں تھیں......مجھے دیکھ کر سب کھڑے ہو گئے تھے......میرے چلتے قدم رُک گئیں......وہ سب میری طرف سے گھور گھور دیکھنے لگے تھے......ان کی گانے کی مدھر آوازیں ہونٹوں پر ہی دب کے رہ گئیں تھیں......میں ہکا بکا سا کھڑا رہ گیا......کسی نے زور زور سے آواز دی......"

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ڈاکٹر بابو!......"

"ڈاکٹر بابو......"

"ڈاکٹر بابو آگئے......"

اب صرف ڈاکٹر بابو کی آوازیں میرے کانوں میں گونجنے لگیں تھیں......" میں ششدر ہو کے رہ گیا تھا......لیکن اُن کے چہروں پر ایسی مسکراہٹ پھیلی ہوئیں تھیں کہ میں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا......اور قریب آکر ان کے ساتھ گل مل گیا تھا......عورتیں میری جانب آنے سے ہچکچا رہیں تھیں......البتہ میرے ساتھ نظریں جمائیں ہوئیں تھیں......کچھ بولنے سے قاصر تھیں......کسی نے میرے کندھے سے بیگ اُتار دیا تھا......تو کوئی ہاتھ پکڑ کر آگے چلنے کے لئے کھینچ رہا تھا......"

ڈاکٹر بابو آگئے......"ایک بوڑھا کسان میری طرف دیکھ کر بول پڑا تھا"

میں اُن کے سر پر ہاتھ رکھتے ہی ان کی آنکھوں میں آنسو چھلک پڑے تھے۔ مجھے ایسا محسوس ہونے لگا شاید وہ میرا ہی انتظار کر رہا تھا......کچھ دیر کے لئے میں درخت کے سہارے اس کے پاس بیٹھ گیا تھا......اگرچہ میں نے سبھوں کو اپنے کام کرنے کی ضد کی تھی......پر وہ میرے سامنے ہی بیٹھ گئے تھے......مجھے بھرپور انداز میں چائے روٹی سے نوازا گیا تھا۔

آپس میں میں ہنسی مذاق کرتے ہی سورج چھپنے کی کوشش کرنے لگا تھا کہ سب میرے ساتھ اُٹھ کھڑے ہو گئے تھے......اور میں اپنی منزل کی جانب بڑھ رہا تھا......"عورتیں اسے پہلے ہی جا چکی تھیں......"

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چھوٹے بچے اور بچیاں میرے ارد گرد جیسے تتلیاں منڈلا رہی تھیں...... میں اُن کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر کھو گیا تھا......"

منزل تک پہنچتے پہنچتے میرا ذہنی دباؤ ہلکا ہو گیا تھا...... کس کے گھر پر مجھے رہنا تھا...... ان کے اس روئے سے مجھے کوئی دِقت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ اس خیال سے شاید میں انسانیت پہچان چکا تھا......"

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ میں ڈاکٹر پیشہ کو صحیح معنوں میں پہچان سکا تھا...... ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے میرے خوابوں کی تعبیر مجھے مل گئی تھی......

آہستہ آہستہ لوگوں پر اعتماد اتنا بڑھ گیا تھا ایک دم سے تبدیل ہونے والے روئے نے مجھے مطمئن کر دیا تھا...... گاؤں کی ڈسپنسری کو ہی میں نے اپنا مقام بنا لیا تھا...... کبھی کبھار رات کے وقت بھی بیماروں کا ملاحظہ کرنا پڑتا تھا...... پریشان صورت بھی دیکھ کر عورتوں کو تسلی تشفی دے کر انہیں خوفناک خدشے سے دور رکھنے کی کوشش کر رہا تھا اور نارمل زندگی کی طرف ان کو موڑنے کی صلح دے رہا تھا...... ان کی عادتیں کس وقت تک اگرچہ مجھے بُری لگتی تھی۔ میں ٹالنے کی کوشش کر رہا تھا...... یہ جان کر کہ گاؤں کے لوگ اکثر بہت سیدھے سادھے ہوتے ہیں...... انہیں اصلی زندگی سے ہمکنار کرنا جیسے یہ بھی میرا فرض تھا......"

اکثر کئی بیمار میرے اعلاج سے صحت یاب ہو چکے تھے...... مگر کسی کی صحت بار بار بگڑنے کی وجہ سے میری پریشانی بڑھ جاتی تھی...... اور کوئی نفسیاتی مریض میرے لئے مشکلات پیدا کر رہا تھا...... لیکن یہ ایسا ہوتے ہوئے بھی میں اپنا فرائض خوش اصلوبی کے ساتھ نبھانے کی کوشش کر رہا تھا......۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

خدا خدا کر کے میں نے اپنے پیشے کی وجہ سے اکثر لوگوں کے دل جیت لئے تھے......وہ مجھے فرشتہ سے کم نہیں سمجھتے تھے......"

اکثر چھٹیوں کے باوجود بھی میں گھر سے گاؤں کی طرف بہت جلدی لوٹ جاتا تھا......گرچہ گاؤں کی پُرسکون زندگی سے میں بہت متاثر ہوگیا تھا۔ مگر شہر کی رنگینیوں سے بھی میں دور نہیں ہونا چاہتا تھا......

اسی طرح کئی دن گذرتے گئے......مہینے گذر گئے......نئے سال کی آمد ہونے لگی تھیں......پرسکون دن راتیں گذر گئیں تھیں......لیکن ایک رات میرے لئے پُرخطر سے کم نہ تھی......ایک مریض کی خاطر میں نے اپنے مقدس پیشہ کو داؤ پر لگا دیا تھا......مریض کو خون کی اشد ضرورت تھی......اس وقت وہ موت اور زندگی سے لڑ رہا تھا......کوئی بھی شخص گاؤں میں خون دینے کے لئے تیار نہیں ہو رہا تھا......سب خون دینے سے ہچکچا رہے تھے......مریض کے اپنے گھر کے افراد بھی خون دینے سے ڈر رہے تھے......اُن کی لاعلمی ظاہر کر رہیں تھیں شاید خون کے بغیر بھی ڈاکٹر مریض کو ٹھیک کر سکتا تھا......"

میرے ذہن میں ابھرتے ہوئے سوالات کا جواب کسی سے بھی نہیں مل رہا تھا۔ یہ بالکل ناممکن سی بات ہوگئی تھی......"

پہلے میرے آنے سے جیسے اس گاؤں میں نئی زندگی میں اضافہ ہو گیا تھا......ان کے چہروں پر خوشیاں جھلکنے لگیں تھیں۔

اُن کے اخلاق......!

اُن کی ملنساری......!

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پیار و محبت......!

خوشیاں یہ سب میرے ذہن میں سوال بن کر رہ گئے تھے......"

مجھے ان سے اتنا پیار ملا تھا کہ شہر کی رنگینیاں کسی حد تک میں بھول چکا تھا......"

میرے اندر خوف سا پیدا ہو گیا تھا۔ کئی بار انہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی......حالانکہ وہ میری بات بڑے دھیان سے سنتے تھے۔ لیکن بہت جلدی اَن سُنی کر دیتے تھے......"

مریض کی نگاہیں میری طرف جمی تھیں......اُن کی آنکھوں میں آنسوؤں کے بے شمار قطرے اُمنڈ رہے تھے......وہ سب گاؤں والوں کی لاتعلقی کا مشاہدہ کر رہا تھا......اگر چہ اس کی زبان خاموش تھی لیکن آنکھیں کچھ بتا رہیں تھیں......میرے اندر گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ غصہ بھی آتا تھا......لیکن مریض کو دیکھ کر اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا......

گاؤں کا یہ میل ملاپ، محبت، شفقت میرے سامنے سب کچھ نفرت کی آندھی نے جیسے اپنی لپیٹ میں لیا تھا......اس تکلیف دہ روئے کی وجہ سے میں ان گاؤں والوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگا تھا......میری زندگی یہاں بے بس ہو کر رہ گئی تھی......

میرے اندر خوفناک خدشے ذہن میں ابھر رہے تھے......لمحہ بہ لمحہ مریض کی حالت اور بگڑتی جارہی تھی......وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر میری طرف دیکھ رہا تھا......گھبراہٹ میں اسکا چہرہ متغیر ہو رہا تھا......اس وقت وہ کتنا بے بس دکھائی دے رہا تھا......لیکن بہت جلد میرے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر اس کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مردے جسم میں جیسے جان آ گئی تھی......میں نے اُن کا حوصلہ بڑھایا تھا......اصل میں وہ میرے ضمیر کو جھنجھوڑ رہا تھا......جو بات مجھے سوچنے پر مجبور کر رہی تھیں......میں نے کر ڈالی تھی......''

گاؤں کے سبھی لوگ ہکے بکے رہ گئے تھے۔ جب میں نے اپنا خون نکال کر مریض کی جان بچالی تھی......''

''تمہارے خون میں کوئی رنگ نہیں کوئی انسانیت کی بُو نہیں بالکل سفید خون'' میں تلملا کر بول پڑا تھا......''

وہ پچھتاوے کی صورت بنے بیٹھے رہے تھے جبمیں گاؤں چھوڑ کر چلا گیا تھا......''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مختصر ڈرامہ

دو بہوویں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عجیب الجھنوں اور سوچوں میں ڈوبی جا رہی تھیں...... سہیل یہ جان کر انجام بننے کی کوشش نہیں کر رہا تھا...... بلکہ شائستہ کو پاس بُلا کر حوصلہ افزائی کی۔ وہ اس کے مغموم سے چہرے کو بھانپ چکا تھا...... چونکہ اس گھر کا وہ مالک تھا......اس اعتبار سے اس کا یہ حق بنتا تھا اپنی گھر ہستی چلانے کے لئے......

پہلا سین

سہیل:......(شائستہ کو اپنے پاس بلا کر) دیکھو! بیٹی۔ دل سے ڈر اور خوف نکال دو تم نئی نئی اس گھر میں آئی ہو...... یں جانتا ہوں ہمارے ساتھ گل مل سے رہنے کے لئے ابھی تمہیں وقت لگے گا...... یہ گھر تو سمجھو ایک گلدستہ ہے......اس گلدستے میں طرح طرح کے پھول کھلیں ہیں......ان پھولوں کے سہارے تو بھی ان کی پناہ میں آ گئی......اب تمہارے ذمہ ہے کہ ان کے ساتھ کیسے کھل اٹھو گی...... میں تمہارا اصلی باپ نہ سہی۔ ماں سگی نہ سہی......''

شائستہ: ......(بات کاٹ کر) ابو جی!......یسا مت کہو......''

(اچانک شائستہ کی آنکھوں میں آنسو امنڈ آئیں)

سہیل: ......ارے! ارے یہ کیا۔ اانسو بہانے لگی......

شائستہ: ......(آنسو پونچھتے ہوئے) اگر میں آپ کو ابو جی کہوں......'' کیوں کہ میں پتا جی کو ابو جی کہہ کے پکارتی تھی......

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سہیل: ......نہیں ایسا نہیں ہوسکتا ہے......اُن کے نام سے مجھے مت جوڑ دو......اُن کا اپنا نام دو......ہاں مجھے ابا جان کے نام سے پکار سکتی ہو......اور ساس کو......"

نا، بابا......ساس نہیں......میں جانتا ہوں تم ساس اور سسر کے نام سے ڈر جاتی ہو......"

اُسے امی جان کہہ کے پکارو......بس ہوگئی خوش......مگر ابھی تک آنسو تھمے نہیں......"

شائستہ: ......اچھا ابا جان

سہیل: ......میری بات دھیان سے سنو......میری بیوی یعنی تمہاری امی جان بہت سیدھی سادھی عورت ہے......اُن کی طرف سے کبھی کوئی شکایت نہیں ہوگی......ہاں البتہ میں ذرا تیز مزاج کا ہوں......کسی کی نافرمانی سے بہت کچھ بک دیتا ہوں......لیکن تم فکر نہ کرنا......تمہارے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

شائستہ: ......ابا جان! میں نے سنا ہے جو تیز مزاج آدمی ہوتا ہے۔ وہ دل کا صاف بھی ہوتا ہے......" جلی کٹی باتوں کی وجہ سے اُسے مزاج میں تبدیلی آسکتی ہے......"

سہیل: ......اگر تمہاری بات کسی حد تک صحیح ہے......لیکن اس گندھے مزاج سے تو اصلی بات بگڑ جاتی ہے......"

شائستہ: ......بات بگڑنے سے پہلے میں ایسا موقعہ ہی نہیں دونگی......"

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سہیل:......میں تمہاری بات نہیں کر رہا ہوں......"

شائستہ:......بات کسی کی بھی ہو......انسان کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیا صحیح ہے کیا غلط ہے......"

سہیل:......اصل میں۔ یہ کہنا میں بھول گیا ہوں......دیکھو بیٹی! تم نوکری کرتی ہو......بڑی بہو گھر کے کام کاج میں ہی لگی رہتی ہے......

شائستہ:......(فوراً اُٹھ کھڑی ہو جاتی ہے) ہائے! میں بھول گئی ہوں......"

سہیل:......(حیران ہو کر) کیا بھول گئی......تم اتنی پریشان کیوں ہو گئی......

شائستہ:......آپ ہی نے تو یاد دلا دیا......بڑی بہو تو بازار گئی ہوئی ہے۔ مجھے کچن سنبھالنے کیلئے کہہ گئی تھی......"

سہیل:......یہ تو میری ہی غلطی ہے......جاؤ۔ جلدی سے

دوسرا سین

(شائستہ چلی جاتی ہے)

(شائستہ کچن میں چلی جاتی ہے اور وہاں زینت کو دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے......"

شائستہ:......آپا! آپ گئی نہیں بازار......"

زینت:......(ہنستے ہوئے) یہ کیا نام رکھ دیا تو نے مجھے......کل تک تو بڑی بہو کے نام سے پکارتی تھی......"

شائستہ:......مجھے آپا کہنا بہت اچھا لگتا ہے......آج سے میری زبان پر آپ کا نام "آپا جانی" ہوگا......"

زینت:......اب "جانی" بھی بڑھا دیا......

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شائستہ:......نام میں کچھ سلیقہ کچھ ادب بھی ہونا چاہیے......"

زینت:......رہنے دو......"میں بازار جارہی ہوں۔تم کچن کا خال رکھو......"

شائستہ:......میں کچن سنبھالونگی

زینت:......خدا حافظ

تیسرا سین

(سہیل ڈرائینگ روم میں صوفے پر بیٹھ کر اخبار پڑھ رہے تھے......اُن کی بیوی نعیمہ ان کے قریب آکر بیٹھ جاتی ہے)

نعیمہ:......"بتاؤ۔کیا کہہ رہی تھی شائستہ......"

سہیل:......بات مکمل نہیں ہو پائی......ویسے پڑھی لکھی لڑکی ہے......صلاحیت تو موجود ہوگی......باتوں میں مٹھاس ہے۔سنجیدگی ہے......کچھ اپنے دماغ میں یہی اندازہ ہورہا تھا......"

نعیمہ:......شادی شدہ زندگی کی پہلے تو کچھ اور ہی بات ہوتی ہے......کچھ سمجھا بجھا کرآئی ہوگی......"

سہیل:...... یہ تمہاری سوچ ہے......ان باتوں سے میں متفق نہیں ہوں......" انسان کی پہچان چہرے سے اُبھرتی ہے......"

نعیمہ:......کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے......"

سہیل:......میں تو تم کو ایک سیدھی سادھی عورت سمجھتا تھا......تم تو......

نعیمہ:......(بات کاٹ کر) میرا خیال بالکل بُرا نہیں......ماشاء اللہ میں نے ہی یہ رشتہ طے کیا تھا......خدا کریں۔ان دو بہوؤں میں کوئی فرق نہ آئیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سہیل:......اب تو ہمیں ذرا ذرا سی باتوں پر دھیان نہیں دینا چاہیے۔اس کی پھر عادت بن جاتی ہے......"

(شائستہ ان کے لئے چائے لے کر آتی ہے......اور پورا ٹی سیٹ ٹیبل پر رکھ دیتی ہے......پھر چائے کو کپوں میں انڈھیل دیتی ہے......)

سہیل:......(شائستہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) بیٹھو! ہمارے ساتھ تم بھی چائے پیو......

شائستہ:......میں "آپا جانی" کے ساتھ چائے پیونگی......"

سہیل:......یہ۔آ۔پا۔جا......" کیا بولا تھا......پھر سے ایک بار بولو......"

شائستہ:......میں نے آج سے بڑی بہو کو "آپا جانی کا نام دیا"......"

سہیل نعیمہ:......(دونوں زور سے ہنس دیتے ہیں) "آپا جانی"......بہت پیارا نام ہے......"

(نعیمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) دیکھا! بیگم صاحبہ......ہے کسی سے کم ہماری چھوٹی بہو شائستہ......" آج سے میں بھی تمہیں نام نہیں بیگم صاحبہ کہوں گا......"

نعیمہ:......رہنے دو......رہنے دو......!اب تو پوری عمر گذر گئیں......"

سہیل:......تو کیا ہوا......قبر میں بھی تو ہم اکٹھے ہونگے......"

شائستہ:......خدا نہ کرے......ابھی ہمیں آپ کے سہاروں کی ضرورت ہے......"

سہیل:......ایک نہ ایک دن تو مرنا ہی ہے......"

شائستہ:......بس کرو......اب چائے پی لو......مجھے کچن میں ابھی بہت کام پڑا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہے...... جب تک ''آپا جانی'' آئے گی میں کام ختم ہونا چاہیے......

(شائستہ وہاں سے چلی جاتی ہے)

چوتھا سین

(زینت سڑک کے کنارے اپنے پتی جاوید کا انتظار کر رہی تھی...... کچھ ہی دیر بعد جاوید، زینت کے پاس آ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔)

جاوید:...... کب سے کھڑی ہو......''

زینت:...... ابھی تو دکان سے نکل آئی ہوں......''

جاوید:...... کچھ خریدا کہ نہیں...... لگتا تو نہیں......؟

زینت:...... شائستہ کیلئے صرف دو گرم سوٹ لائی ہوں...... اب تو سردیاں آنی والی ہے...... ہماری طرف سے کچھ ہونا چاہیے تھا......''

جاوید:...... چلو اچھا ہوا......'' لیکن...... کیا شائستہ یہ سوٹ لینا پسند کریگی......''

زینت:...... کیوں نہیں......'' وہ مجھ سے بے حد پیار کرتی ہے......''

جاوید:...... پیار تو اُسے اپنے ایاز کے ساتھ کرنا تھا...... لیکن بہت کم وقت ہی میں یہ اُن کے بنا تنہا رہ گئی...... مجھے بہت عجیب لگ رہا ہے۔

زینت:...... دُکھ تو مجھے بھی ہے......'' میں نے سُنا ہے وہ کام چھوڑ کر واپس آ رہے ہے......''

جاوید:...... لیکن یہاں نوکری ملنا بہت مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے......''

زینت:...... شائستہ جو نوکری کر رہی ہے......''

جاوید:...... کچھ سلیقے سے بات کرو...... مرد کی کمائی میں ہی عزت ہے......''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

زینت:...... بات یہ نہیں...... ایاز کو بزنس کرنے کا شوق ہے...... شائستہ اسے مدد کرنا چاہتی ہے......"

جاوید:...... لگتا ہے آپ سب لوگوں نے اکٹھے پلان مرتب کیا ہوا ہے......"

زینت:...... اب چلو! ابھی گھر دیر ہو رہی ہے...... وہ اکیلی کیا کرتی ہوگی......"

(دونوں گھر کی راہ لیتے ہیں)

پانچواں سین

(شائستہ اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی...... ایاز واپس گھر لوٹ کر سیدھے شائستہ کے سامنے کھڑا ہو گیا...... اُسے آہستہ سے جھنجھلایا...... وہ چونک سی گئیں...... وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

شائستہ:...... تم! کب آئے ہو......؟

ایاز:...... آدھے گھنٹے سے تمہارا نیچے انتظار کر رہا تھا......"

شائستہ:...... تمہارے ہی بارے میں سوچ رہی تھی...... آج اچانک دل اداس ہو رہا تھا......

ایاز:...... اسی لئے میں واپس آ گیا ہوں......"

شائستہ:...... تمہارا مطلب کہ ابھی واپس نہیں جاؤ گے......"

ایاز:...... بالکل نہیں...... تم خوشی سے پاگل ہو جاؤ گی۔ اس لئے میں ابھی نہیں کہونگا۔

شائستہ:...... تمہیں میری قسم ہے...... سچ بتاؤ بات کیا ہے......"

ایاز:...... قسم دے کر تم نے مجھے جیت لیا......" مجھے اپنے ہی دیس میں نوکری مل گئی......

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شائستہ:......سچ! (خوش ہوکر)

ایاز:......میں نے تم سے کب جھوٹ بولا......"

(شائستہ کی خوشی میں انتہا نہ رہی کہ ایاز کے ساتھ چمٹنے لگی تھی، باہر سے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی......"

شائستہ:......(دروازہ کھول دیتی ہے) ارے۔ "آپا جانی"۔

زینت:......کیا خسر پُسر ہو رہی ہیں......بہت خوش نظر آ رہی ہو تم......کدھر چھپ گیا تمہارا یہ لاڈلا......ایاز......"

ایاز:......(زور سے) بڑی بہو......"

زینت:......تم کب آ گئے......اور یہاں چوری چھپے کیا ہو رہا تھا......"

شائستہ:......آپا جانی! ایک خوشخبری سنو گی تو چونک جاؤ گی......"

زینت:......سناؤ تو سہی......میں چونکنے والوں میں نہیں ہوں......"

شائستہ:......تمہارے دیور صاحب کی نوکری مل گئی۔ اور وہ بھی اپنے ہی دیش میں......"

زینت:......(منہ لٹکائے ہوئے) نوکری......یہ بھی کوئی بات ہے......"

شائستہ:......آپ تو ایسے منہ لٹکائی جیسے کچھ ہوا نہیں......کیا آپ خوش نہیں ہوئی......"

زینت:......ارے پگلی! یہ تو میں نے پہلے ہی ابا جان اور امی جان سے سُنا۔ میں تو اتنی خوش ہو گئی کہ دوڑ کر یہاں چلی آئی ہوں......یہ تو واقعی ایک بہت بڑی خوشخبری ہے......"

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شائستہ:......اب مجھے نوکری کرنے کی ضرورت نہیں ہے......"

زینت:......کیا بچوں جیسی بات کرتی ہے......نوکری چھوڑ دو گی......نوکری ملنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا......یہ تو تمہاری قسمت اچھی تھی کہ پڑھنے کے فوراً بعد نوکری ملی......میں تو نوکری کیلئے ترس رہی تھی......"

شائستہ:......لیکن "آپا جانی"! آپ تو دن رات گھر کے کام کاج سے الجھتی رہتی ہو......

زینت:......میں تو پھر بھی گھر میں ہی رہتی ہوں......تم تو دن بھر گرتی، سنبھلتی بھاگی چلی جا رہی ہو۔ اڑتی دُھول کو چھانٹتی ہو......آتے سمئے بھی تو میرے ساتھ ہاتھ بٹاتی ہو......"

اب نیچے بھی آؤ گے کہ نہیں......ابا جان نے مجھے تم لوگوں کو بُلانے کیلئے بیجا تھا......"

شائستہ:......اچھا چلو!

چھٹا سین

(سب کمرے سے باہر نکلتے ہیں ڈرائنگ روم میں پہنچتے ہیں)

ایاز (ادھر اُدھر نظریں جمائیں ہوئیں ہیں) کہاں ہے جاوید بھیا!

سہیل:......بچوں کو اسکول سے لانے گیا ہے......"

ایاز:......مجھے بہت بھوک لگی ہے......کیا کھانا ملے گا......"

سہیل:......یہ تم بڑی بہو سے پوچھو......"

نعیمہ:......ایاز بیٹے تم جلدی سے تیار ہو جاؤ......اپنی دیدی جمیلہ کے پاس ہو کے آؤ، سُنا ہے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے......"

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سہیل:......نہیں......ایاز نہیں جائیگا......"

نعیمہ:......مگر کیوں نہیں......"

سہیل:......دو بار اپنے بہنوئی سے لڑائی کر کے آ گیا تھا......جمیلہ نے بھی اسے وہاں آنے سے منع کیا......

نعیمہ:......لیکن اس وقت وہ بیمار ہے......"

ایاز:......وہ انسان نہیں......شیطان ہے شیطان۔ مجھے اُس کی صورت سے نفرت ہے۔ یہ دیدی کی ہی قسمت خراب تھی جو اُس شیطان کی چنگل میں پھنس کے رہ گئی......

سہیل:......یہ تمہاری بیوقوفی ہے جو اس طرح اناپ شناف بولتے رہتے ہو......"

ایاز:......میں اُس شیطان کے ہاں نہیں جاؤنگا......"

شائستہ:......ابا جان......اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو پھر میں جاؤنگی......"

سہیل:......ہاں بیٹی شائستہ تم جاؤ......

نعیمہ:......تو پھر جلدی کرو......

(زینت ایاز کیلئے کھانا لاتی ہے اور ٹیبل پر رکھ دیتی ہے ایاز کھانے کے لئے اکیلے بیٹھ جاتا ہے۔ تب تک شائستہ جانے کیلئے تیار ہو جاتی ہے......"

شائستہ:......اماں جان! میں جا رہی ہوں......"

نعیمہ:......اچھا جاؤ......اور یہ کہنا بھولنا نہیں......ایک ہفتے تک رخصتی لے لینا......"

شائستہ:......میں ضرور کہونگی......پر وہ ماننے چاہیے۔

زینت:......وہ نہیں مانے گے......بہت ہٹ دھرم ہیں وہ......" مجھے بھی اُن

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سے بنتی نہیں......جاوید صاحب بھی ان سے چڑتے ہیں......"

نعیمہ:......خیر! شائستہ تم چلی جاؤ......"

سہیل:......بڑے پیار سے انہیں سمجھانا......"

(شائستہ نکلتی ہے)

ایاز:......شائستہ کو اب پتہ چلے گا۔ کن کے ساتھ واسطہ پڑا......"

سہیل:......تم چپ بھی کرو گے یا ایسے ہی بک بک کرتے رہو گے......"

ساتواں سین

(شائستہ جونہی دیدی کے سسرال پہنچ جاتی ہے۔ وہ دروازے پر ہی کھڑی رہ جاتی ہے۔ جب نوکر جبار سے پتہ چلتا ہے یہاں کوئی نہیں ہے......")

جبار:......تم دیدی سے ملنے آئی ہو......"

شائستہ:......ہاں۔ جبار کاکا......کہاں ہے دیدی......

جبار:......(اس کے آنکھوں سے آنسوؤں بے اختیار نکلتے ہیں بیٹی۔ وہ ہسپتال میں ہے......

وہ زندگی اور موت سے وہاں لڑ رہی ہے......" اُسے بچالو......کسی بھی صورت میں اپسے بچالو......نہیں تو وہ جان سے ہاتھ دو بیٹھی گی......

جاؤ......وہ تمہارا انتظار کرتی ہوگی......

(جبار آنسوؤں کو اپنے پلو پونچھ ڈالتا ہے۔ شائستہ لرز جاتی ہے۔ فوراً وہاں سے نکل کر آٹو میں سوار ہو کر ہسپتال کی طرف روانہ ہو جاتی ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اور ہسپتال پہنچ جاتی ہے)

آٹھواں سین

شائستہ:......(نرس سے) یہاں جمیلہ نام کی کوئی پیشنٹ ہے......"

نرس:......تم جمیلہ کو کیا لگتی ہو......"

شائستہ:......وہ میری نند ہے......"

نرس:......تم انسان ہو یا جانور...... ...... وہ پھر بھی وفادار ہوتے ہیں تم جانوروں سے بھی بدتر ہو......"

شائستہ:......آپ کا مطلب کیا ہے......"

نرس:......آؤ۔ میں تمہیں دکھاؤں......"

(نرس ایسے کھینچتی ہوئی جمیلہ کے پاس پہنچا دیتی ہے۔ وہ مردہ حالت میں کراہ رہی ہے)

نرس:......یہ دیکھو اس کی حالت......اگر میں اس کی ذمہ داری نہیں لیتی یہ کب کی مر گئی ہوتی......کبھی کبھار میں نے اس کے پتی کو یہاں آتے دیکھا......پندرہ دن ہو گئے اسے یہاں......آج تک اس کی تیمارداری میں کسی کی شکل نہیں دیکھی......"

شائستہ:......(اس کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو چھلک پڑے)......جمیلہ یہ کیا ہو گیا تمہیں۔

جمیلہ:......(جمیلہ چیخ اٹھی) مجھے بچاؤ......مجھے میرے گھر لے چلو

نرس:......دیکھو! رونے سے کچھ نہیں ہوگا......سسرال والوں نے اس کے ساتھ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بہت زیادتی کی ہوگی......اس لئے انکوسل کی بیماری ہوگئی......انہیں
گھر لے چلو......میرے خیال سے یہی بہتر ہوگا......ان کو اپنے پتی
سے طلاق حاصل کرو......تبھی یہ بچ جائیگی......
شائستہ:......ایسا ہی ہوگا......میں ابھی گھر اسے گھر لے چلتی ہوں......لیکن کیا یہ
وہاں ٹھیک ہوجائیگی۔
نرس:......میں وہاں آتی رہونگی......کیونکہ یہ میری اچھی سہیلی بن گئی......
چلو! میں اس کی چھٹی لکھوادونگی......''

نواں سین

گھر پہنچتے ہی جمیلہ کی حالت دیکھ کر سب ہکے بکے رہ جاتے ہیں۔)
نعیمہ:......انہیں کیا ہوگیا (ماں چلاتی ہوئی)
شائستہ:......میں انہیں موت کے پنجے سے نکال لائی ہو......پندرہ دن سے یہ
ہسپتال میں موت اور زندگی سے لڑ رہی تھی......کسی کو خیال تک نہیں
آیا......سسرال والوں نے تو جان بوجھ کر موت کے منہ دھکیلا تھا......''
(نرس کی رف اشارہ کرتے ہوئے)
اگر یہ ان کا سہارا نہ بنتی......پتہ نہیں کیا ہوجاتا جملہ کو
نعیمہ......: (بڑے آرزومندانہ لہجے میں) بیٹی یہ کیا حالت بنا رکھی تو نے......کیا
تم گونگی ہوگئی تھی......جو ہم سے بول نہ پائی......''
زینت:......(روتے روتے) جمیلہ ہمیں معاف کردو......کیا ہم اتنے بے خبر
رہے......یہ ہم نے بھابی کا حق ادا نہیں کیا تمہارے ساتھ......''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں واعدہ کرتی ہوں جمیلہ...... تجھے زندگی کے سفر میں ایسے ہمکنار کردونگی جہاں تمہیں بھی بہو کا مقدس نام ملے گا۔

جمیلہ:......(زوردار لہجے میں) ماں۔ ماں۔ یہ مجھے کیا ہوگیا۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا...... مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔

میرا سر چکرا رہا ہے۔

نعیمہ:......نہیں۔ نہیں بیٹی (ماں اس کے ساتھ لپٹ جاتی ہے۔

جمیلہ۔......بیہوشی کی حالت میں گر پڑتی ہے)

سہیل:...... بہوو! سنبھالو اسے...... میں اپنی زندگی سے بیزار ہو رہا ہوں......"

آج تک میں نے اس گھر میں ایسا طوفان آتے نہیں دیکھا تھا...... کیا ہم اتنے بے حس و حرکت ہو گئے تھے...... جو آج ہمیں یہ دیکھنا پڑ رہا ہے......"

شائستہ:......ابا جان!

سہیل:......ہاں۔ بولو......اب کہنے کو کیا رہ گیا ہے......"

شائستہ:......انہیں واپس ہسپتال میں بھرتی کرینگے......"

نرس:......کوئی ضرورت نہیں ہسپتال لے جانے کی......ڈاکٹروں کی بروقت کوشش سے انہیں سِل کی بیماری سے نجات مل گئی......ہاں البتہ کمزوری کی وجہ سے یہ اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکتی ہے......، میرے خیال میں کافی وقت سے اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا تھا......"

نعیمہ:......(آنکھوں میں آنسوؤں کو چھلکنے سے روک نہ سکی) بیٹی! یہ تم نے کیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کیا.....ایک بار ہم سے کہہ دیتی.....کیا انسان اتنا ظالم ہو سکتا ہے.....جو اس طرح ننھی سی جان کو موت کے منہ میں دھکیل دینگے.....''

زینت:.....ابا جان!

سہیل:.....کیا.....؟ بیٹی.....''

زینت:.....کچھ نہیں.....''

سہیل:.....میں جانتا ہوں.....اس وقت سب کی زبان بند ہو چکی ہے.....''

نرس:.....آنسو بہانے سے کچھ نہیں ہوگا.....انہیں کون سنبھالے گا.....اگر تمہارا رویہ ایسا ہی رہا.....تھوڑی دیر کے بعد ان کو ہوش آ جائیگا.....''

شائستہ:.....ابا جان! ابا جان (تلملاتے ہوئے) دیدی ہوش میں آ رہی ہے.....یہ آنکھیں کھول رہی ہے۔

سہیل:.....خدا کا شکر ہے.....''

(سبھوں کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی)

جمیلہ:.....(سبھوں کی طرف سے گھور گھور کے دیکھ رہی ہے) میں۔ میں میں.....

نعیمہ:.....(جمیلہ کو اپنے سینے سے لگا کر.....یہ تم نے کیا کیا.....''

جمیلہ:.....(اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے) ماں! تم کیوں رو رہی ہو.....''

نعیمہ:.....تمہاری بے وقوفی کی وجہ سے۔ جو ہم سے چھپا کے خود کو یہ حالت بنا دی۔

جمیلہ:..... بتا کر کیا ہو جاتا..... ساس اگر چہ ماں نہیں بن سکتی ہے مگر خاوند.....جس کے سہارے ایک بیٹی سب کچھ چھوڑ کر آ جاتی ہے۔

نرس:.....زینت اور شائستہ بھی تو گھر چھوڑ کر آئی ہوئیں ہیں.....''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جمیلہ:......اپنی اپنی قسمت......سب ایک جیسے نہیں ہوتے......

نرس:......اچھا ٹھیک ہے......اب آرام سے بیٹھو......اب خوب کھاؤ پیو۔

جمیلہ:......اب زندگی پر کیا بھروسہ......"

زینت:......یہ بہکی بہکی باتیں چھوڑ دو......ہم تمہارے ساتھ جئے گے......"
ہمارا وعدہ ہے......"تمہیں اکیلا کبھی نہیں چھوڑ ینگے......"

نرس:......کچھ کھانے کو بھی دو گے اسے کہ ایسے باتوں باتوں میں انہیں دل بہلاؤ گی

(جمیلہ کو سہارا دے کر سب اٹھ کر چلے جاتے ہیں)

اگلا سین

(سہیل ڈرائنگ روم میں ادھر اُدھر ٹہل رہے نرس اس کے سامنے آکر جازت لیتی ہے)

نرس:......اچھا! ابا جان! مجھے اجازت دیجئے......"

سہیل:......میں کتنا خوش قسمت ہوں......مجھے چار چار بیٹیاں مل گئی ہیں......"

نرس: ......بیٹیاں تو گھر کی رونق ہوتی ہے......لیکن ہر کسی کے گھر میں نہیں......جمیلہ کی حالت دیکھ کر پتہ چلتا ہے......بیٹیاں لاوارث سے کم نہیں ہیں......پتہ نہیں یہ ساس بہو میں جھگڑا کیوں ہوتا ہے......"

سہیل:......انسان اپنی عقل کی جہالت میں رعب ڈال کر گھر کی چار دیواری کو بکھر دیتا ہے۔ یہ اسکا احساس کمتری ہے......جن کے گھر میں محبت، شفقت ہے کتنی شادماں اور خوشگوار زندگی ہے اُن کی......نفرت طوفان کا ایک ہی تھپٹر ہے۔ جو انسان کی زندگی کی ہر خوشی اپنے ساتھ بہالے جاتا ہے......"

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نرس:......واہ رے ابا جان......کیا سوچ ہے آپ کی......اگر سب لوگ آپ کی
طرح ہوتے تو یہ دُنیا جنت سے کم نہ ہوتی......

سہیل:......دیکھو بیٹی! میری دو بہوویں بیٹوں سے کم نہیں ہے۔اب دو بہوؤں
کے ساتھ دو بیٹیاں بھی ہو گئیں......اس گھر کو اپنا ہی گھر سمجھ کر......

نرس:......(سہیل کی بات کاٹ کر) میں کتنے اَن گنت پیشنٹوں کے ساتھ مل
چکی ہوں، اُن کے رویے سے واقف ہو چکی ہوں......۔
ساس، بہوؤں کی نوک جھونک، جھگڑوں سے بھی واقف
ہوں......یہاں آ کر اس حوصلہ مندی، خوش اخلاقی سے جیسے مجھے بھی
شادی کرنے کی تسکین ملی، کیونکہ سارے گھر ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں۔

سہیل:......بیٹی تو باپ کا قرض ہوتا ہے......کبھی نہ کبھی یہ قرض اتارنا پڑتا ہے۔
بیٹیوں کو بھی سسرال میں جا کر اپنے ماں باپ سے بڑھ کر سمجھنا
چاہیے۔تبھی گھر کا ماحول ٹھیک رہتا ہے......"

نرس:......اگر آپ بُرا نہیں مانے گے کیا آپ کی بیٹی میں کچھ کمی باقی تھی......"

سہیل:......ہو سکتا ہے......یا نہیں بھی ہو سکتا ہے......"

نرس:......یہ میں ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں......"جس گھر میں ایسا ماں باپ ہو
وہاں کے اولاد بھی صالح ہوتے ہیں......"
شیطان نما انسان بھی اس دُنیا میں رہتے چلے آ رہے ہیں......"
اچھا مجھے اجازت دو......مجھے ہسپتال جانا ہے......"

سہیل:......ٹھیک ہے بیٹی جاؤ......"ویسے جمیلہ کی اب حالت کیسی ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نرس:......اب کچھ ٹھیک ہے......کمزوری ہے اور کچھ نہیں......"

سہیل:......جاؤ بیٹی......ہماری طرح کوئی بیمار تمہارا وہاں انتظار کر رہا ہوگا......

نرس:......وہاں تو مریضوں کا ڈھیر جما ہوا ہوتا ہے......کتنے آتے ہیں اور کتنے چلے جاتے ہیں......" (کمرے سے باہر جاتے جاتے)

اگلا سین

(جاوید ڈرائنگ روم میں صوفے پر بیٹھ کر چائے پی رہا ہے اور ایاز بھی آ کر بیٹھ جاتا ہے)

جاوید:......تم ابھی تیار نہیں ہوئے......

ایاز:......بھیا! تمہارا ہی انتظار ہے......"

جاوید:...... میں تو بالکل تیار ہوں......" تم نے ابھی تک کپڑے نہیں بدلے......"

ایاز:......بھیا! میں تمہارے ساتھ آج کہیں نہیں جانا چاہتا ہوں......

جاوید: مگر! کیوں......"

ایاز:......آج مجھے جمیلہ دیدی کے ساتھ کچھ کپڑے خریدنے جانا ہے......کیونکہ ان کے سارے کپڑے سسرال میں ہی رہ گئے ہیں......"

جاوید:......وہ آنے کے لئے راضی ہوگئی......میں نے تو بہت انہیں سمجھایا تھا میرے ساتھ آنے کے لئے......پر اس نے میری ایک نہ سُنی۔

ایاز:......زینت بھابی نے اُسے تیار کیا......"

جاوید:......کیا وہ بھی تمہارے ساتھ جاری ہے......

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ایاز:......ہاں بھیا!

(جاوید اپنی جیب سے روپیہ نکال کر ایاز کو دیتا ہے)

ایاز:......بھیا! میرے پاس پیسے ہیں......"

جاوید:...... جب تمہیں نوکری سے پہلی تنخواہ ملے گی۔ تب اپنے ہاتھ پیچھے کھینچ لونگا۔ ابھی تو تمہیں میرے ہی سہارے جینا ہے......" اب یہ تو بتاؤ نوکری کب سے جوئین کرنی ہے......"

ایاز:......کل ہی سے تو میں نے جوائن کی ہے......"

جاوید:......لیکن مجھے بتایا نہیں......"

ایاز:......جمیلہ دیدی کی فکر نے بہت پریشان کر دیا تھا۔

جاوید:......تو آج کیا نوکری پر جانا نہیں......"

ایاز بھیا! آپ بھی تو پریشانی کے عالم میں ڈوبے جا رہے ہو......آج کونسی تاریخ یہ بھی پتہ نہیں......"

جاوید:......ارے ہاں......آج تو اتوار ہے......"

(دونوں ہنستے ہیں)

ایاز:...... بھیا! جمیلہ دیدی اب ہمارے پاس ہی رہیگی......وہاں سے طلاق لے لینگے

جاوید:......تم فکر نہ کرنا......بہت جلد معاملہ ٹھیک ہو جائیگا......"

ہاں لیکن بات کا خیال رکھنا...... یہ روپے جمیلہ کے ہی ہاتھ دینا۔ وہ خود اپنے لئے کپڑے چُنے گی۔

تم جانتے ہو......وہی ہمارے لئے بھی ہمیشہ کپڑے خرید کر لے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آتی تھی۔ یہ کام آج بھی اُسے ہی سونپ دینا۔ تاکید ہے......" تاکہ انکا حوصلہ برقرار رہے......"

ایاز:......بھیا! ایسا ہی ہوگا......"

جاوید:......اچھا میں جارہا ہوں......"

ایاز:......ٹھیک ہے بھیا!

(جاوید چلاتا جاتا ہے)

اگلا سین

(زینت اور جمیلہ تیار ہو کے ایاز کا انتظار کررہی ہیں۔......نعیمہ ان کے سامنے آتی ہے......"

نعیمہ:......ایاز ابھی تیار نہیں ہوئے ہیں......"

زینت:......آتا ہوگا......"

جمیلہ:......امی جان! مجھے کپڑے لانے کی کیا ضرورت ہے......"

زینت:......ضرورت ہے......

نعیمہ:......جاؤ بیٹی......کسی کا کہنا ماننا چاہیے......"

(ایاز تیار ہو کے آجاتا ہے)

ایاز:......چلو جلدی......دیر ہوگئی......"

زینت:......دیر تو آپ نے کردی ہے......"

ایاز:......یہ لو پیسے......" (جمیلہ کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے)

جمیلہ:......مجھے کیا کرنا ہے ان پیسوں کو......"

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ایاز:......آج تک تمہارے بغیر ہم نے کبھی کچھ خریدا تھا۔۔۔۔۔

جمیلہ:......وہ تو شادی سے پہلے کی بات ہے۔اب تو تم بھی گھر والے بن گئے ہو۔

زینت:......بہن۔رکھ لو۔چھوٹے بھائی کی بات ماننی چاہیئے۔۔۔۔

(باہر دروازے پر کوئی آواز دیتا ہے)

نعیمہ:......ایاز بیٹے! ذرا دیکھو تو کون ہے۔۔۔۔۔

(ایاز دروازے کی جانب بڑھتا ہے اور دروازہ کھول دیتا ہے)

جمیلہ کا سسُر رحمان اندر داخل ہوتا ہے

رحمان:......اسلام علیکم!

زینت:......واعلیکم اسلام! آپ یہاں۔۔۔۔اس وقت (حیرت سے)

رحمان:......(ندامت سے) ہاں بیٹی! کون سا مُنہ لیکر۔یہاں آیا ہوں۔۔۔

خود میری سمجھ میں نہیں آتا ہے۔۔۔۔

زینت:......آپ لوگوں نے اس معصوم جوانی کو کفن دفن کا انتظام کر لیا تھا۔

اور ہمیں اسکی خبر بھی نہیں ملتی۔خُدا کا شکر ہے ابھی ہماری بہن

صحیح سلامت ہے اور ہمیں واپس مل گئی ہے۔شکریہ ! آپ لوگوں کا۔

رحمان:......میں جمیلہ بیٹی سے معافی مانگنے کے قابل بھی نہیں ہوں۔۔۔

زینت:......بیٹی (طنزاً) آپ کی زبان سے نکلا ہوا یہ لفظ تیر کی طرح سینے میں چھبتا ہے

بیٹی کا رشتہ آپ لوگ کیا جانے۔

ایاز:......جب سے دیدی تمہارے گھر میں بیاہی گئی۔تب سے تمہارے لاڈلے

بیٹے انور کی وجہ سے بیوی نہ بن سکی۔جانور سے بدتر کا سلوک اسکے ساتھ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہور ہا تھا۔۔۔۔ پتہ نہیں وہ کس مٹی کا بنا ہوا ہے کہ ہماری بہن کو بند پنچھی

کی طرح قید کر کھا تھا۔کیا یہی انسانیت ہے۔۔۔۔۔

(ایاز بات کاٹ کر بہت جذباتی ہو جاتا ہے اور آنکھوں)

میں بے اختیار آنسو چھلکتے ہیں۔۔۔

جمیلہ:......(روتے روتے ایاز کے گلے ملتی ہے) بھیا !

رحمان:......(ان کے قریب آکر) تمہارے بہتے ہوئیں آنسوؤں کو تو سب دیکھ

سکتے ہیں۔۔۔میرے سوکھے ہوئیں آنکھوں میں اب آنسو بہتے نہیں

دل اگر چہ میرا بھی رو رہا ہے شاید اسے بھی تم دیکھ نہ پاؤ گے

زینت:......آپ کے معافی مانگنے سے جمیلہ کا گھر آباد تو نہ ہوگا۔۔۔۔۔

یہ تو بے سہارا ہوگئی۔۔۔۔

رحمان:...... یہ میری بد نصیبی ہے جو میں نے بہت دیر سے سُنا ہے۔۔۔۔ دراصل میری نوکری ہی ایسی ہے کہ کبھی کبھار گھر آنے کی فرصت ملتی ہے۔آج کئی مہینوں کے بعد گھر آ گیا تھا۔اسکے آگے کچھ نہیں بول سکتا ہوں۔ میں تو یہاں جمیلہ سے معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔اور یہ بھی کہتے جا رہا ہوں۔میرے بیٹے انور کو پچھتاوے کے سوا اب کچھ بھی نہیں سوجھتا ہے۔

زینت:......کاش تمہارے بیٹے انور نے شریک حیات کا مقدس رشتہ سمجھ لیا ہوتا۔۔

پندرہ دن تک ہسپتال میں یہ معصوم تڑپتی رہی کانپتی رہی اور وہ شریک حیات

کہنے والا ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔اُسے کیا شادی کا درجہ دینگے۔

رحمان:......یہ تو بہت بڑا جرم ہے۔اس کی سزا ہمیں بھگتنے پڑے گی۔اس وقت اگر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

آپ ہمیں معاف بھی کریں گے۔ لیکن خدا کے سامنے جواب دہ ہونا
پڑے گا۔

نعیمہ:......یہ ہماری بہوویں ہماری سب کچھ ہیں۔۔ جو یہ مناسب سمجھے گے ہم نے ان
پر ہی سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔۔۔

رحمان:......کاش ہم نے بھی بہو کی قدر جانی ہوتی۔ آج یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔
جو سر خدا کے سامنے جھکانا تھا وہ سر تو اب۔۔۔۔

زینت:......نہیں آپ ہمارے باپ کے برابر ہیں۔ آپ کی عزت ہماری عزت ہے۔

جمیلہ:......(دوڑ کے رحمان سے گلے ملتی ہے) ابا جان! شاید میں ہی بدقسمت ہوں
جو اپنے خاوند کی نہ بن سکی۔۔۔

رحمان:......نہیں بیٹی! تم بدقسمت نہیں ہو۔ میرا گھر ہی خام اینٹوں سے بنا ہوا ہے۔ جسکی
دیواریں بہت کمزور ہیں۔۔۔۔

ایاز:......آپ کا کیا خیال ہے جمیلہ کے بارے میں۔۔۔۔

رحمان:......جب تک میرے گھر کی دیواریں مضبوط نہ ہوگی۔۔ تب تک جمیلہ بیٹی
تمہارے پاس امانت کے طور پر رہیگی۔ میں بہت جلد اپنی بیٹی کو گود میں اٹھا
کر لے جاؤں گا۔

مجھے اجازت دیجئے۔۔۔۔۔۔۔ خدا حافظ

(رحمان چلا جاتا ہے)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مجید ارجمند

جھیل کی رنگین اور پر کیف خود نوشت حالات زندگی کا ایک دلکش شاہکار
جس کا ہر نقش حسن و رعنائی کی حسین تصویر تھی............

اب جھیل موت کے آغوش میں پناہ لے رہی ہے۔

"پیاسی جھیل" ناول
مصنف کا اگلا شاہکار

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.